بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

محمد احمد مبشر
دار الرحمت شرقی (الف)
ربوہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

دار الرحمت
Digitized by khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ لندن مشن میں احمدی اطفال اور ناصرات
کے ساتھ پُر شفقت انداز میں گفتگو فرما رہے ہیں۔ (فوٹو ۱۹۷۶ء)

احسان ۱۳۵۷ ہش
جون ۱۹۷۸ء

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

Digitized by khilafat Library Rabwah

ڈائمنڈ نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا

Digitized by khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

احسان ۱۳۵۷ ہش

جون ۱۹۷۸ء

جلد ۲۰ نمبر ۶

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

(نائبین)

نصیر احمد قمر — عبدالسمیع خاں — منیر احمد جاوید

پبلشر: محمد شفیق قیصر — پرنٹر: سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔

مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

فہرست

	قال اللہ تعالیٰ	ص ۲
	قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	ص ۴
	بات چیت	ص ۵
	ثابت قدمی	ص ۶
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک	ص ۹
	ننھے ادیب	ص ۱۵
	باقر کا انتقام	ص ۲۱
	... کے اہم واقعات	ص ۲۴
	بزم تشحید	ص ۲۵
	شگفتہ شگفتہ	ص ۲۷
	آڈو	ص ۳۲
	بہادر بچے	ص ۳۳
	یادداشت	ص ۳۵
	ناصرات کے صفحات	ص ۳۷
	عجائبات دنیا۔ دیوار چین	ص ۴۱
	مسکرائیے	ص ۴۲
	خبرنامہ تشحیذ	ص ۴۴
	چند معلوماتی عجائبات	ص ۴۶

کتابت:- محمد ارشد خوشنویس دارالصدر شرقی ربوہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے

نماز

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے :-

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

اسلامی عبادات میں نماز کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ قرآن کریم میں سو سے زائد مرتبہ نماز کا حکم اور اس کی تعریف بیان ہوئی ہے۔ نماز میں سستی اور کاہلی نفاق کی علامت ہے۔ اور نماز کو بالکل ہی ادا نہ کرنا کفر کی نشانی بتائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں! پھر فرمایا کہ کافروں سے پوچھا جائے گا کہ تم دوزخ میں کس وجہ سے داخل ہوئے۔ تو وہ کہیں گے کہ ہم بے نماز تھے!

نماز انسان کو بے حیائی سے روکتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو اپنی آنکھ کی ٹھنڈک فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے نماز پڑھی اس نے دین کو قائم کیا۔ اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا گویا اس نے دین کو گرا دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خنجر سے حملہ کیا گیا۔ اس رات کی صبح کو جب فجر کی نماز کے لئے آپ کو جگایا گیا تو فرمایا۔ جو شخص نماز چھوڑتا ہے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ آپ نے اسی حالت میں نماز پڑھی۔

احادیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ باغ پھلوں سے لدا ہوا تھا ان کی اس طرف نظر پڑ گئی اور توجہ بٹ گئی۔ مگر جیسے ہی انہیں خیال آیا کہ میں تو نماز کی حالت میں ہوں تو ان کے دل میں سخت شرمندگی پیدا ہوئی کہ دنیا کے مال نے ان کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اس باغ کو خدا کی راہ میں پیش کر دیا۔

اکیلے اور گھر میں نماز پڑھنے کی بجائے نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنی چاہیئے۔ احمدی بچوں کو

Digitized by khilafat Library Rabwah

اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ابھی سے نماز باجماعت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ سات برس کی عمر سے نماز شروع کردو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہر اچھی بُری عادت اسی زمانہ سے پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے نیکی کی یہ سب سے بڑی عادت بھی اسی زمانہ سے ڈالنی چاہیئے۔ اگر اس عمر میں یہ عادت نہ پڑی تو پھر بڑے ہو کر بہت مشکل پیش آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر فرمایا۔ کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جو لوگ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں نہیں آئے ان کے گھروں کے چاروں طرف لکڑی جمع کر کے آگ لگا دوں۔

نماز پورے سکون اور اطمینان سے پڑھنی چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ نماز کی چوری کیا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرنا اور نماز میں خشوع نہ ہونا!

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا بھی نہ چاہیئے۔ حدیث میں ہے کہ جب بندہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ تو کدھر دیکھتا ہے؟ کیا تیرے نزدیک مجھ سے بھی اچھی کوئی چیز ہے؟ تو میری طرف دیکھ دوسری دفعہ بھی خدا یہی فرماتا ہے۔ تیسری دفعہ جب پھر بندہ ادھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے تو خدا اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی نماز کے متعلق بہت زور دیا ہے۔ آپ کی کتب اور ملفوظات میں اس بارہ میں بڑی کثرت سے آیا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز وہ دُعا ہے جو تسبیح و تحمید۔ استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں بھی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس..... کا کچھ اثر ہو۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے"

(بھائی جان)

Digitized by khilafat Library Rabwah

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ، قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ۔" (مسلم)

ترجمہ:- ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس سے زیادہ فائدہ حاصل کروں۔ فرمایا۔ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف اور ٹھوکر کی چیزیں ہٹا دیا کرو۔

تشریح:- مسلمان ہونے کے لئے یہی کافی نہیں کہ مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بھائی محفوظ رہیں۔ بلکہ یہ بھی چاہیئے کہ وہ ہر وقت اپنے بھائیوں کی تکلیف دور کرنے اور ان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور اس سلسلہ میں کم از کم یہ ہے کہ جس راہ میں مسلمانوں کو ٹھوکر لگنے کا ڈر ہو۔ اس راہ سے ٹھوکر کی چیز کو دور کر دے۔ راہ اور ٹھوکر سے معمولی راستہ اور اینٹ پتھر ہی مراد نہیں بلکہ جس طریق عمل سے کسی مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اسے اس سے آگاہ کر کے اس تکلیف سے بچا لیا جائے۔

پس احمدی بچو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو دوسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ ثابت کریں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

ادارتیہ

بات چیت

پیارے بچو! فروری کے وسط میں تھوڑے عرصہ کے لئے پاکستان سے باہر۔ سنگاپور۔ انڈونیشیا۔ ہانگ کانگ اور برما جانے کا موقع ملا۔ اس وجہ سے مارچ، اپریل اور مئی کے شماروں میں آپ سے بات چیت کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکا۔

ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ تشحیذ الاذہان کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنایا جائے۔ اچھے اچھے مضامین اور عمدہ عمدہ کہانیاں شائع کی جائیں۔ اس بارہ میں آپ کے مشوروں سے ہمیں بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ہمیں رسالہ کو بہتر سے بہتر بنانے کا موقع ملتا ہے۔

ایک بچے نے یہ تجویز بھجوائی ہے کہ رسالہ تشحیذ میں آٹھ صفحات انگریزی میں دئے جائیں تاکہ پاکستان سے باہر جہاں احمدی بچے اردو نہیں سمجھتے وہ انگریزی میں ان مضامین سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس عزیز کی تجویز کو بہت اچھی ہے۔ لیکن اس پر عمل بھی بعض مشکلات ہیں۔ آپ سب دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات دور فرمائے۔ اور ہمیں تشحیذ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآنی اسباق کا سلسلہ جو میری غیر حاضری کی وجہ سے رک گیا تھا اب پھر شروع کیا جا رہا ہے اس دفعہ ثابت قدمی کے متعلق چند باتیں عزیز بچوں کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ امید ہے بچے ان باتوں پر عمل کریں گے اور اپنے اندر یہ اچھی عادت پیدا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو ہمیشہ اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

بھائی جان

Digitized by khilafat Library Rabwah

قرآنی اسباق

ثابت قدمی

محمد شفیق قیصر۔ مدیر تشحیذ الاذہان کے قلم سے

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (البقرہ آیت ۴۶)

یعنی۔ استقلال، ثابت قدمی کے ساتھ اور نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔

اس آیت میں صبر کا لفظ ہے جس کے معنے ہیں "ثابت قدم رہنا۔ استقلال کے ساتھ برداشت کرنا۔ ثابت قدمی کے معنے ہوئے کسی اچھی بات پر جمے رہنا اور اس راہ میں جو مشکل بھی آپڑے اسکا مقابلہ کرتے چلے جانا۔

ثابت قدمی ایک ایسی خوبی ہے جس کے بغیر دنیا کے کسی کام میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کئی طرح کے بڑے بڑے لوگ موجود ہیں۔ کوئی مبلغ ہے کوئی انجنیئر ہے۔ کوئی ڈاکٹر ہے۔ کوئی پروفیسر ہے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب لوگ ایک رات میں اتنی بڑی بڑی جگہوں پر پہنچ گئے۔

ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ جس جگہ پر اس وقت موجود ہیں اسکی تیاری یہ ایک لمبے عرصہ سے کر رہے تھے۔ اور کئی سالوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے اپنی لیاقت اور قابلیت کو بڑھاتے گئے اس کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بڑے مرتبہ پر پہنچا دیا۔

مثال کے طور پر ایک مبلغ کی مثال ہے۔ مبلغ ایک ہی رات میں نہیں بن جاتا۔ پہلے وہ میٹرک کی تعلیم مکمل کرتا ہے پھر جامعہ احمدیہ میں سات آٹھ سال آہستہ آہستہ مختلف علوم پڑھتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ ایک اچھا مبلغ بن جاتا ہے۔ یہی حال ڈاکٹر کا ہے۔ اب اگر ایک شخص مبلغ بننے کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو جائے اور چند دنوں کے بعد گھبرا کر چھوڑ دے کہ یہ پڑھائی بڑی مشکل ہے۔ اور ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دے۔ اور پھر جب اس میں بھی اُسے مشکلات نظر آئیں تو تجارت کا کام شروع کر دے۔ پھر جب اس سے دل گھبرا جائے تو کچھ اور کرنا شروع کر دے تو جانتے ہو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایسا شخص کسی بھی لائن میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی وہ کچھ بن سکتا ہے۔ ایسے لوگوں میں مستقل مزاجی

Digitized by khilafat Library Rabwah

نہیں ہوتی ۔ کبھی ادھر جاتے ہیں کبھی اُدھر لیکن جہاں بھی جاتے ہیں کچھ نہ کچھ محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے اور وہ اُس سے گھبرا جاتے ہیں ۔ اور اپنی لائن پھر بدل دیتے ہیں ۔

عزیز بچو! یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ تم جو بھی کام کرو گے اس میں محنت کرنی پڑے گی ۔ اس میں قدم قدم پر مشکلات اور دقتیں بھی پیش آئیں گی ۔ بس یہی موقع ثابت قدم رہنے کا ہوتا ہے ۔ اپنے آپ کو اس کام میں لگائے رکھو ۔ اس پر جمے رہو اور کوشش پہ کوشش کرتے رہو اور ہرگز ہرگز ہمت نہ ہارو ۔ تو انشاء اللہ العزیز ایک دن آپ کو کامیابی حاصل ہو ہی جائے گی ۔ اور اگر آپ نے کسی موقعہ پہ گھبرا کر جی چھوڑ دیا تو سمجھ لو اس کے بعد آپ ترقی نہیں کر سکتے ۔

ثابت قدمی کا مطلب ہے لگاتار اور برابر کسی کام میں لگے رہنا ۔ ہر کام آہستہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے ۔ شروع کی تھوڑی سی کامیابی کو کچھ نہ سمجھ کر گھبرا دینا بڑی ہی نادانی اور بے وقوفی ہے ۔ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہم جو خواہش کریں وہ فوراً پوری ہو جائے اور اس میں کسی مشکل یا پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے ۔ چنانچہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ اس کام میں بڑی دیر لگے گی یا بڑی محنت کرنی پڑے گی تو وہ کام شروع کرنے کے بعد چھوڑ بیٹھتے ہیں ۔

دیکھو اللہ تعالیٰ تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے ۔ وہ جو چاہے ایک سیکنڈ میں کر سکتا ہے ۔ لیکن اس قدرت اور طاقت کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے کسی کام میں جلدی نہیں کرتا ان کا ہر کام ایک خاص چال سے چلتا ہے ۔ موسم ہی کو دیکھ لیں آہستہ آہستہ بدلتا ہے ۔ درخت بھی آہستہ آہستہ نشوونما پاتا ہے ۔ سورج بھی آہستہ آہستہ چلتا ہے ۔ یہی صورت ہمیں چاند میں نظر آتی ہے ۔ جو تھوڑا تھوڑا کر کے گھٹتا بڑھتا ہے بچے کے جسم اور عقل میں آہستہ آہستہ ترقی ہوتی ہے ۔ قرآن کریم جس کی آپ روزانہ تلاوت کرتے ہیں ایک دم نہیں اترا ۔ بلکہ یہ بھی آہستہ آہستہ تئیس ۲۳ سال میں نازل ہوا ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قدرت کے یہ تمام کام اس قدر آہستہ کیوں ہیں ؟ خدا تعالیٰ چاہے تو سب کچھ آن کی آن میں کر سکتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے تمام کاموں میں بھی وقت لگتا ہے ۔ اس لئے ہمیں بھی کسی کام میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے ۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ آہستہ آہستہ ہی کام ہوگا اور تھوڑا تھوڑا کر کے ہی ہوتا چلا جائے گا ۔ ہمیں جو کچھ بھی کرنا ہو اس میں کوشش اور محنت کے ساتھ برابر لگے رہنا چاہیئے ۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر میں کامیابی ضرور حاصل ہو جائے گی ۔

تیمور لنگ بادشاہ کا نام آپ نے سنا ہوگا ۔ اس کے متعلق تاریخوں میں آتا ہے کہ یہ اپنے دشمنوں سے شکست کھا کر اور ہمت ہار کر بیٹھ گیا اور اپنی جان بچانے کے لئے ایک غار میں چھپ گیا ۔ ایک دن

Digitized by khilafat Library Rabwah

اس نے دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنے سے کئی گنا بڑے دانے کو دیوار پر چڑھائے لئے جا رہی ہے لیکن وہ ذرا اوپر جا کر دانے سمیت نیچے گر پڑی مگر تھوڑی دیر بعد تیمور نے دیکھا کہ چیونٹی وہی دانہ لیکر پھر اوپر چڑھی اور تھوڑی دور گئی تھی کہ دانہ پھر گر گیا۔ چیونٹی دانے کو پھر اوپر لے گئی۔ غرض اسی طرح وہ دانہ ستر مرتبہ نیچے گرا۔ مگر چیونٹی نے ہمت نہ ہاری اور آخر کار وہ اس دانے کو اوپر لے جانے میں کامیاب ہو گئی۔

تیمور نے جب چیونٹی کی ثابت قدمی دیکھی تو اسے بڑی غیرت آئی۔ اپنے جی میں کہنے لگا کہ مجھ سے تو یہ چیونٹی اچھی ہے جس نے ہمت نہیں ہاری اور میں ہمت ہار بیٹھا۔ یہ سوچ کر تیمور غار سے باہر نکلا اور اردگرد سے فوجیں جمع کرنا شروع کیں اور پوری ثابت قدمی کے ساتھ اپنے دشمنوں سے ایسی لڑائی کی کہ انہیں شکست دے کر بھگا دیا۔

دیکھو بادشاہ نے اس ایک ننھی سی چیونٹی سے سبق حاصل کیا اور کامیاب ہو گیا۔ اور ہم قرآن کریم کو پڑھ کر سبق حاصل نہ کریں۔ قرآن کریم ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ۔ (البقرہ آیت ۴۶)

یعنی ہر مصیبت میں نماز اور ثابت قدمی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔

صحابہؓ کی جاں نثاریاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ہادیٔ اکمل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہؓ نے اپنے خُدا اور رسُول کے لئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہُوئے، ظلم اُٹھائے، طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہی سچی الٰہی محبّت کا جوش تھا۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

Digitized by khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسنِ سلوک

بشیر احمد زاھد - سیالکوٹ شہر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں بچوں سے جو بے مثال پیار اور حسنِ سلوک کیا یورپ کا ایک عظیم مصنف - لین پون - اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتا ہے :-

"وہ بچوں کا محبوب تھا۔ اور جب کبھی وہ بچوں کے گروہ سے گزرتا تو اپنے میٹھے لفظوں اور دلآویز تبسم سے ان کا دل پرچا جاتا۔ رسول اکرم عرب کے حاکم تھے۔ لیکن آج کون حاکم ہے۔ جو گلیوں میں پیدل چلتا ہے اور جب وہ کہیں جا رہا ہو۔ تو مٹی میں کھیلتے ہوئے بچے ان کی ٹانگوں سے لپٹ جاتے ہیں۔ اور وہ ان سے پیار کرتا ہے۔ وہ دین و دنیا کا بادشاہ تھا۔ لیکن کون بادشاہ ہے۔ جس کی زندگی میں اتنی شفقت اور سادگی ہے کہ وہ بچوں کو بہلانے کے لئے ان کو کاندھے پر اٹھائے سواری کی طرح حریم نبوی سے مسجد نبوی تک کے چکر کاٹتا ہے۔"

(بحوالہ سورج کو شرم ص ۲۱۲، ۲۱۳)

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں سے جو بے مثال حسنِ سلوک اور پیار و محبت کیا ہے۔ اس کی مثال کسی اور انسان کی زندگی میں نظر نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے آپ بہت ہی زیادہ محبت و نرمی کرنے والے تھے۔ اور یہی وہ آپ کا نمایاں وصف ہے۔ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپؐ کو اپنا خلیفۂ اعظم اور مظہرِ اتم قرار دیا تھا۔ اور علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہا تھا۔

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین"

چنانچہ آج بھی جب میں اس محبت کا تصور کرتا ہوں۔ جو حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بچوں کے لئے پائی جاتی تھی۔ تو میرے جسم کا رواں رواں آپؐ کے عشق و محبت میں مچل اٹھتا ہے۔

چنانچہ آج بھی جب میں عالم تصور میں مکہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

اور مدینہ کی گلیوں کا نظارہ کرتا ہوں۔ تو مجھے یہ پیار بھرا عشق انگیز منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ جونہی میرا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) بچوں کو خراماں خراماں رواں دواں نظر آتا ہے۔ وہ ادھر اُدھر سے بھاگتے ہوئے آتے ہیں اور آپؐ کا دامن تھام تھام کر ان کی بلائیں لیتے۔ اور جی بھر کر آپ سے عشق و محبت کا دم بھرتے ہیں۔

پھر یہی نہیں۔ بلکہ دیکھنے والے تو یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ہمارے آقا بچوں سے اس درجہ محبت کرتے تھے۔ کہ آپ جب بھی ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو خود ان کو سلام میں پہل کرتے ہیں۔ پیار سے ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے اور ان کو گود میں اٹھا لیتے ہیں۔ اور جب کبھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے ہیں تو دیکھنے والے یہ رشک بھرا منظر بھی دیکھتے اور دل مسوس کر رہ جاتے۔ کہ بچے آپ کے آگے اور پیچھے سوار ہیں۔ اور پھر دیکھنے والے یہ بھی حسرت سے دیکھتے۔ کہ آپ کی خدمت میں کوئی پھل پیش ہوتا ہے تو آپ سب سے پہلے اس بچہ کو دیتے جو سب سے کم عمر ہوتا۔

اللہ اللہ! کتنی محبت تھی۔ میرے آقا کو ان بچوں سے کہ ایک صحابی بیان کرتا ہے کہ سرکارِ دو عالم اپنے صحابہ کرام کے بچوں سے مصروف پیار تھے۔ حضور بھی ان کو سینہ سے لگاتے اور کبھی ان کو پیار سے چومتے تھے۔ کہ اتنے میں ایک بدو آنکلا اس نے یہ عجیب منظر دیکھا تو پکار اٹھا۔ یا رسول اللہ! آپ تو بچوں کو چومتے ہیں اور ان سے پیار کرتے ہیں۔ مگر ہم تو ایسا نہیں کرتے۔ جس پر اس سراپا عشق و محبت کے لب ہلے۔ اور آپؐ نے فرمایا:۔

"اگر خدا نے تیرے دل سے رحم کو نکال دیا ہے۔ تو پھر میں اس کو تمہارے دل میں کیسے ڈال سکتا ہوں؟"

اور اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

"جو رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔

اور اب دیکھئے! کتنا ہی حسین و تابناک ہے۔ وہ آپ کا ارشاد جس میں آپ نے فرمایا:۔

"اکثروا قبلة اولادکم فان لکم بکل قبلة درجة فی الجنة"۔

"لوگو! اپنے بچوں کو بہت چوما کرو کیونکہ ان کے ہر بوسہ کے عوض تم کو جنت میں ایک درجہ ملے گا"۔

پس کیا یہ تعلیم اور یہ حسنِ عمل اس امر کا درخشندہ ثبوت نہیں ہے۔ کہ میرے آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچوں سے انتہائی محبت تھی۔

آئیے! میں اس کا ثبوت عرض کر دوں۔ کون نہیں جانتا کہ میرے آقا خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے آئے تھے اور آپؐ نے ہر

Digitized by khilafat Library Rabwah

محبت کو خیرباد کہدیا تھا۔ مگر یہی وہ میرا مہربان آقا ہے کہ جب وہ نماز میں اپنے محبوب خدا سے مصروفِ راز و نیاز ہوتا ہے کہ کسی کم سن بچے کے رونے کی آواز اس کے کان تک پہنچتی ہے تو وہ نماز کو ہلکا کر دیتا ہے۔ چنانچہ دیکھنے والوں نے بھی یہ دیکھا۔ کہ بچوں کی ہمدردی و محبت نے کتنی ہی بار آپ کے نرم دل میں طوفان برپا کر دیا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔ کہ

"میں نماز شروع کرتا ہوں۔ اور ارادہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نماز کو دیر سے ختم کروں گا۔ کہ اتنے میں کسی بچے کے رونے کی آواز میرے کانوں میں در آتی ہے اور میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں"

اب اور سنئے! حضور اپنے خالق اکبر کے حضور سربسجود ہیں۔ نامعلوم! کس نازو انداز سے محو راز و نیاز ہیں۔ کہ اتنے میں حضرت حسن آپ کی کمر پہ سوار ہو جاتے ہیں مگر آپ ہیں کہ سجدہ لمبا کر دیتے ہیں۔ اور اس کو نیچے نہیں اتارتے۔ اور جب پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں کہ

"میرا بچہ مجھ پہ سوار تھا۔ اور میں نے پسند نہ کیا۔ کہ اس کے کھیل میں خلل ڈالوں"

صحابہ کرامؓ بتاتے ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات نماز پڑھتے تھے اور حضرت زینب کی بچی امامہ آپ کی گود میں تھی۔ آپ سجدہ میں جاتے تو اس کو نیچے بٹھا دیتے۔ اور کھڑے ہوتے۔ تو گود میں اٹھا لیتے۔

اللہ اللہ! یہ عشق و محبت کا عالم کہ حضورؐ اپنے محبوب سے راز و نیاز کے عالم میں ہیں۔ مگر اس وقت بھی آپ بچوں کی محبت و شفقت کو نظر انداز نہیں کر پاتے۔ اللھم صلی علیہ و آلہ وسلم۔

آئیے! اب میں یہ عرض کروں کہ میرے آقا کے دل میں بچوں کی محبت و شفقت کے بے شمار روپ ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے بچوں سے وہ محبت کی ہے جو ان کے ماں باپ بھی ان سے نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آپ کا ہی یہ ارشاد ہے۔ کہ بچے کو دودھ پلانے والی ماں روزے نہ رکھے۔ کیونکہ اس سے بچوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور بچوں کو بھی حکم دیا۔ کہ وہ بھی روزے نہ رکھا کریں۔ تا ان کی صحت خراب نہ ہو۔

اور پھر کتنی کریمانہ نوازش ہے۔ آپ کی بچوں پہ کہ فرمایا۔ جنگ کے دوران بھی دشمن کے بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کل کو زیور ایمان سے آراستہ نظر آویں۔ اور خود طائف کے سنگ ریزوں میں یہ ایمان افروز نظارہ دکھایا۔ کہ ان ظالم بھیڑیوں کے لئے اس لئے بددعا نہ کی۔ کہ اگر وہ تباہ ہو گئے تو کل کو ان کے بچے بھی دولت ایمان سے محروم ہو جائیں گے۔

اور پھر یہ بھی تو میرے آقا کا ہی ارشاد ہے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

فرمایا:۔

"اکرموا اولادکم فان اکرام
الاولاد ستر من النار والاکل
معھم برأۃ من النار"

کہ لوگو! اپنے بچوں کی عزت کیا کرو
کیونکہ اولاد کی عزت کرنا جہنم سے
پردہ ہے اور ان کے ساتھ مل
کر کھانا دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے"

اور پھر فرمایا:۔

لان یؤدب احدکم ولدہ
خیر من ان یتصدق کل یوم
بصاع"

کہ اپنے بچوں کو ادب سکھاؤ کیونکہ
تمہارا ان کو ادب سکھانا روزانہ ایک
صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے"

چنانچہ آپ کا اپنا یہ حسنِ عمل ہے۔ کہ آپ بچوں کو ادب شناس بنانے کے لئے ان کو سلام میں پہل کرتے۔ اور ان کو ہدایت فرماتے و۔

"یا بنیّ اذا دخلت علی اھلک
فسلّم تکن برکۃ علیک و
علی اھل بیتک"

"میرے بیٹے! جب گھر میں جاؤ۔ تو
گھر والوں کو سلام کرو۔ اس سے
خود تمہارے اور تمہارے گھر والوں
کے لئے بھی برکت پیدا ہو گی"

یہی نہیں۔ بلکہ حدیثوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ بچوں کی کھیل میں اس لئے شامل ہو جاتے تھے کہ تا ان کے اخلاقی پہلوؤں کی نگرانی کر سکیں۔ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ آپ بعض اوقات بچوں کے ساتھ کھیلے۔ اور ایک دفعہ تو آپ نے ان کے ساتھ دوڑ بھی لگائی۔ پھر یہ بھی آپ کی حسن تربیت کا ایک ثبوت ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت حسنؓ نے صدقہ کی کھجور اپنے منہ میں ڈال لی تو آپ نے اپنی انگلی سے وہ باہر نکال دی۔ اور پھر یہ واقعہ بھی اسی ثبوت میں ہے کہ ایک بچہ نے کھجور کے درخت کو کھجوریں گرانے کیلئے پتھر مارے۔ مگر جب لوگ اس کو پکڑ کر آپ کی خدمت اقدس میں لائے تو آپ نے فرمایا:۔

"جو کھجوریں از خود گریں ان کو اٹھا
لیا کرو۔ مگر پتھر نہ مارا کرو"

اور اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا۔ اور دعا کی۔

پس یہ ہے میرا پیارا آقا محمدؐ۔

کہتے ہیں۔ محبت۔ محبت کو پیدا کرتی ہے۔ اور حسنِ اخلاق دوسروں کو غلام بے دام بنا لیتا ہے۔ یہی کچھ ہمیں یہاں نظر آتا ہے۔

چنانچہ جب ہم تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ بڑا ہی پیارا منظر دکھائی دیتا ہے۔ کہ جہاں حضور سرور کائنات فخر موجودات بچوں سے انتہائی محبت رکھتے تھے۔ وہاں بچے بھی آپ سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ اندا

Digitized by khilafat Library Rabwah

آپ کے لئے جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے۔

یقیناً یہ منظر بڑا ہی عجیب ہے کہ حضور کو آپ کے اپنے عزیز اور رشتہ دار مکہ معظمہ سے نکال دیتے ہیں۔ وہ آپ کے قتل پر سو اونٹ انعام رکھتے ہیں۔ مگر یہ خدا کی عجیب شان ہے کہ آپ جب منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچتے ہیں۔ تو آسمان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ کہ یہاں آپ کا خیر مقدم کرنے والے جوان اور بوڑھے ہی نہیں تھے۔ بلکہ وہ کم سن بچے اور بچیاں بھی تھیں جو آپ کی محبت میں والہانہ دف بجا بجا کر استقبالیہ گیت گا رہی تھیں:۔

طلع البدر علینا
من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا
مادعا للہ داع

چنانچہ مدینہ کے یہی وہ کم سن عشاق محمدؐ ہیں جو نہ صرف زمانہ امن ہی میں آپ سے عشق و محبت کا دم بھرتے ہیں بلکہ ہم تو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ وہی کم سن بچے جو ابھی عشق و محبت کے تقاضے تو الگ رہے ان کے مفہوم و معنی تک سے بھی ناآشنائے محض تھے وہ بھوکے پیاسے تنگ و دو رنگ منزلوں پر منزلیں مارتے ہوئے آپ کے ہمرکاب میدان جنگ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور جب ان میں سے کسی کو کم سنی اور کم ہمتی کی وجہ سے جنگ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی تو وہ رونے اور چلانے لگ جاتا ہے۔ آئیے اس کی چند مثالیں پیش کروں:۔

(ا) حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھائی عمیر انہی خوش قسمت بچوں میں سے ایک تھے جن کو کم عمری کی وجہ سے جنگ میں جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ تو وہ لشکر میں چھپ گئے۔ اور جب ان کو تلاش کر کے واپسی کا حکم ملا تو وہ روتے اور چلاتے لگے۔ یہاں تک کہ ان کو اجازت مل گئی۔

(ب) حضرت براء بن عازب بھی غزوۂ بدر کے وقت بہت کم سن تھے۔ انہوں نے شریک ہونے کی اجازت مانگی۔ مگر جب اجازت نہ ملی۔ تو زار و نزار رونے لگے۔

(ج) حضرت انس خادم رسول اللہ کی عمر کل تیرہ سال تھی۔ جب آپ جنگ بدر میں حضور سرور کائنات کے ساتھ میدان جنگ میں گئے۔ اور یہی کچھ عمر تھی۔ حضرت ابو سعید خدری کی۔ جب ان کو ان کے والدین نے خدمت رسول اللہ میں جنگ میں شریک ہونے کے لئے پیش کیا تھا۔

(د) اور حضرت رافع اور سمرہ بھی تو اسی عمر میں تھے۔ جب ان میں سے ایک کو شریک جنگ ہونے کی اجازت نہ ملی تو ان نے ایڑیوں کے بل کھڑے ہو کر جنگ کی بھٹی میں چھلانگ لگانے کی کامیاب کوشش کی۔ اور دوسرے

Digitized by khilafat Library Rabwah

نے اس کو کشتی میں گرا کر شرکت جہاد کا
موقعہ دیا۔

(د) پھر معاذ اور معوذ بھی تو دو کم سن بچے تھے جنہوں نے غیرتِ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہتھیلی پر سر رکھ کر جنگ میں شمولیت اختیار کی۔ اور ابوجہل کا سر قلم کیا۔

عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کم سن بچوں کی جاں سپاری اور فدا کاری کے جو واقعات اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کہ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ وہ آپ کے حسنِ سلوک اور حسنِ محبت کے گرویدہ تھے۔ اور آپ نے اپنی محبت و شفقت سے ان کے دل و جان پر یہاں تک قبضہ کر لیا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ آپ پر نچھاور کرنے پر تلے بیٹھے تھے۔

کتنا عجیب و دلنواز منظر ہے۔ کہ حضرت موسیٰ اور خضر تو اپنے وقت کے دو یتیم بچوں کی گرتی دیوار کو کھڑا کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر حسنِ محمدؐ کی محبت و دلکشی کا یہ عجیب کرشمہ ہے۔ کہ یہاں مدینہ کے دو یتیم بچے محمدؐ کی مسجد کی دیواروں کو بلند رکھنے کے لئے اپنی زمین پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اللھم صل علیہ وآلہ وسلم وبارک وسلم۔

پس کیا چشم فلک نے آج تک عشق و محبت کا یہ دلنواز منظر دیکھا ہے۔ مجھے کہنے دیجئے! کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ فخر صرف مدینہ کی ارض مقدس کو ہی حاصل ہے جس نے بارہا اس در یتیم کی زبانِ فیض ترجمان سے یہ سنا تھا:۔

"انا وکافل الیتیم کھاتین فی الجنۃ"

یعنی میں اور یتیم کی پرورش کرنیوالا جسطرح دو انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں) ایسے جنت میں اکٹھے ہوں گے۔

پس جب وہ یتیموں کے غم میں ڈھرا ہو رہا تھا۔ تو یتیم کیوں نہ اس پر دیوانہ وار فدا ہوتے؟

آئیے! اب حسنِ محمدؐ کا ایک آخری شہپارہ عشق بھی آپ کی نذر کریں۔ حضرت زید بن حارثہ۔ کو تاریخ اسلام میں جو مقام حاصل ہے اس سے کون مسلمان ناواقف ہے؟ وہی زید جس کو حضور نے اپنا متبنیٰ بنایا۔ اور اس کے بچے اسامہ سے اپنے بچوں کی طرح محبت کی۔ ہاں تو یہی زید بن حارثہ ہیں۔ وہ ایک کھاتے پیتے خاندان کے فرد تھے جو بچپنے میں دشمنوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ اور انہوں نے آپ کو منڈی میں بیچ دیا جہاں سے وہ بکتے بکاتے کمزوروں اور غلاموں کے سرپرست کی خدمت میں پہنچ گئے۔

اتنے میں ان کے ماں باپ ان کو تلاش کرتے کرتے آپ تک آ گئے۔ انہوں نے اپنے لختِ جگر کو دیکھا۔ چوما چاٹا۔ اور سینہ سے لگایا۔ اور بالآخر دربار نبوی میں ان کو اپنے ساتھ لے جانے کی درخواست کی۔ سرورِ دو جہاں نے اجازت دیدی مگر حضرت زید نے جانے سے انکار کر دیا۔

پس یہ تھا میرے آقا محمدؐ کا بچوں سے بے مثال حسن سلوک اور محبت۔ کہ وہ اس کے گھائل ہو کر ماں باپ کی محبت کو بھی بھول جاتے ہیں۔

اللھم صل علیہ وآلہ وبارک وسلم انک حمید مجید ؛

Digitized by khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب دُنیا گناہ اور پاپ سے بھر گئی تو خُداوند کریم نے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اپنی مخلوق پر بے نظیر شفقت اور رحم کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اَن گنت خوبیوں سے نوازا۔ دُنیا کی تہذیب و تمدن کی بنیادیں استوار کرنے اور اس کے لئے ہر گوشۂ حیات کو اُجاگر کرکے عالمگیر انقلاب برپا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ؎

اُسے خُدا تو نہیں کہہ سکوں یہ کہتا ہوں
کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خُداوانی

پہلے پہل اس نعمت خُداوندی کو گنہگار دُنیا نے ٹھکرا دیا۔ آپ نے دعویٰ نبوت کے بعد نہ ایک دن نہ دو دن۔ بلکہ پورے تیرہ سال تک قریش مکہ کے وحشیانہ مظالم کو صبر و تحمل سے برداشت کیا اور اپنے صحابہ کرامؓ کو بھی صبر کی تعلیم دی۔

ان تیرہ برسوں میں کفار نے مظالم کی حد کر دی۔ خُدا کے وفادار بندے، یتیم بچے اور عاجز اور مسکین اور عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ ان کے خونوں سے کوچے سُرخ ہو گئے۔ پر انہوں نے آہ تک نہ کی۔ خُدا کے مقدس بندوں کو بار ہا پتھر مار مار کر خون آلود کیا گیا۔ مگر آپ نے ان تمام آزاروں کو دل انشراح اور محبت سے برداشت کیا۔ صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اور اُن کے لئے دعائیں کیں۔ تیرہ سال بعد جب اللہ تعالیٰ نے ظلم کے خلاف جہاد کا حکم دیا تو آپ میدانِ جنگ میں اُترے تو فتح و نصرت نے آپ کے قدم چومے۔ فتح مکہ کے موقع پر ظالم لیڈر سامنے لائے گئے تو آپؐ نے سب کو معاف کرکے دشمن کے لئے رحمت کا ثبوت دیا۔ ایسا ثبوت جس کو گذشتہ تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ سب کے لئے اور ہر طبقہ کے لئے نمونہ تھے۔ اسی لئے تو فرمایا۔ کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عورتوں پر آپ کے خاص احسانات ہیں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

آپ کے آنے سے پہلے عورت کی کوئی پوزیشن نہیں تھی۔ آپ نے عورت کے ہر طبقہ کے حقوق اور اُن کا مقام متعین فرمایا۔ آپ کا حسنِ سلوک اپنی ازواجِ مطہرات سے مثالی تھا۔ اسی لئے حضرت عائشہ کو آپ کے اخلاق کے متعلق یہ شہادت دینی پڑی کہ:۔

"کَانَ خُلُقُہُ القرآن"

یعنی آپ کے اخلاقِ کریمہ قرآن مجید کی عملی تفسیر ہیں۔

آپ حسن و احسان میں بے نظیر تھے۔ آپ کے بات کرنے کا طریقہ نہایت شیریں تھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسولِ کریمؐ اکثر اوقات بات کو تین دفعہ دُہراتے تھے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں اور سلام بھی تین دفعہ کرتے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ آپ بات نہایت آہستگی کے ساتھ کرتے کہ اگر کوئی چاہے تو آپ کے لفظ گن لے اور جس طرح دوسرے لوگ جلدی جلدی بات کرتے ہیں۔ آپ ایسا نہ کرتے تھے۔ آپ تمام طیّب اشیاء کھاتے تھے۔ لیکن اس بات کا لحاظ رکھتے کہ وہ صدقہ نہ ہوں۔ جھوٹے صوفیوں کی طرح آپ طیّبات کو ترک نہ کرتے۔ آپ عمدہ سے عمدہ غذائیں بھی کھا لیتے تھے۔ پانی پیتے وقت تین بار سانس لیتے تھے۔ آپ کی ہر بات میں ایک خاص وقار پایا جاتا تھا۔ آپ کی عادت مبارک کے سلسلے میں گذارش ہے کہ تمام نیک جذبات آپ میں پائے جاتے تھے اور ہر خوبی کو اپنے موقعہ محل پر استعمال فرماتے۔ آپ کسی پاک جذبہ کو ضائع نہ ہونے دیتے تھے۔ ہنسی کے موقع پر ہنستے۔ رونے کے موقع پر روتے۔ خاموشی کے وقت خاموش رہتے اور بولنے کے وقت بولتے۔ غرضیکہ کوئی صفت ایسی نہ تھی جو آپ میں نہ پائی جاتی تھی۔ آپ نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ آپ خُدا کی خدائی کو مٹانے نہیں بلکہ قائم کرنے آئے ہیں۔ اور یہی آپ کی ادا تھی جو ہر طبیعت اور مذاق کے آدمی کو موہ لیتی تھی اور ایسی کشش رکھتی تھی کہ بے اختیار دل اس پر قربان ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔ کہ آپؐ ہنستے بھی تھے لیکن اعتدال سے اور ہنسی کے وقت آپ کی طبیعت پر سے قابو نہ اُٹھتا۔ بلکہ آپ تبسم فرماتے۔" آپ کو اللہ تعالیٰ سے کچھ ایسی محبت اور پیار تھا کہ کوئی معاملہ ہو اس میں خُدا کا ذکر ضرور فرماتے۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے غرضیکہ ہر موقعہ خُدا کا نام ضرور لیتے۔ اس نمونہ کو دیکھ کر کفار بھی کہہ اُٹھے کہ محمدؐ اپنے خُدا پر عاشق ہو گیا ہے۔ آپؐ کے اخلاق کریمہ نے ایک وحشی قوم کو تہذیب و تمدن سے روشناس کرایا۔ مُردوں کو زندہ کیا ان کے بغضوں اور کینوں کو دھو کر محبت اور پیار پیدا کیا اور ان کو بھائی بھائی بنا دیا۔ یہی آپ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ذکر فرمایا ہے:۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا

اور پھر یہ بھائی ایک مضبوط دیوار بن کر کفار کے سامنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے قیصر و کسریٰ کے محلات کو فتح کیا۔ دُنیا کے لیڈر بنے۔ اس موقعہ پہ ایک نظیر دینی بھی ضروری سمجھتی ہوں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ :-

ہند بنت عتبہ آئی اُس آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ روئے زمین پر کوئی خیمہ والا نہ تھا جس کی نسبت میں آپ سے زیادہ ذلت کی خواہشمند ہوتی اور اب روئے زمین پر کوئی گھر والا نہیں جس کی نسبت میں آپ کے گھر والوں سے زیادہ کی خواہشمند ہوں۔

اس عورت کی طرف دیکھو یا تو وہ بغض تھا یا ایسی فریفتہ ہوگئی۔ اس کی وجہ سوائے ان اخلاقِ کریمہ اور اس نیکی اور تقویٰ کے کیا تھی جو آپ میں پائے جاتے تھے۔ غرض کہ ان اخلاقِ حسنہ کا ایسا نیک اثر پڑا کہ ایک ایک کے بعد تمام عرب قبیلے آپ کی خدمت میں آحاضر ہوئے۔

وہ ہمارا پیارا زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا۔ بڑھتے ہوئے لشکر اور دوڑتے ہوئے گھوڑے اُٹھتے ہوئے نیزے اور چمکتی ہوئی تلواریں۔ اُس کی آنکھوں میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی تھیں۔ وہ تو کہ آسمانی کا نزول دیکھ رہا تھا۔ اور زمین و آسمان پیدا کرنے والا اس کے کان میں ہر دم تسلی آمیز کلام ڈال رہا تھا۔ اُس کا دل یقین سے پُر اور سینہ ایمان سے معمور تھا۔ غرضیکہ بجائے دُنیاوی اسباب پہ بھروسہ کرنے کے اُس کا توکل خُدا پر تھا اُس نے مسلم اور اس کے لشکر پہ بھروسہ کرنا ایک دم کے لئے بھی مناسب نہ جانا اور صاف کہدیا کہ تیری قوم کی اعانت حاصل کرنی منظور نہیں بلکہ کھجور کی شاخ کے بدلے میں بھی اگر تیری حمایت حاصل کرنی پڑے تو میں اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھوں۔

جو شان آپ میں ہے اس کی نظیر انبیاء میں بھی نہیں مل سکتی۔ آپ کو سب انبیاء پر فضیلت ہے۔ آپ ایک نور تھے۔ جو کہیں بھی نہیں پایا جاتا آپ کُل خوبیوں کے جامع اور کل نیکیوں کے سرچشمہ تھے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُسکا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

(آمنہ طیبہ۔ ربوہ)

پہلا

پورے پہنچے گئے کار کی پیش سنائی دی۔ میں بھی اسی کا منتظر تھا۔ چنانچہ فوراً اُٹھ کر بیٹھ گیا اور انتظار کرنے لگا۔ گھنٹی دوسری بار بجی۔ میں اُٹھ کر دروازے پر پہنچا۔ دروازہ کھولا تو سامنے سے درواز پر آیا۔ اور دروازہ کھولا تو آپ آئیے۔ آئیے۔ آپ کا ہی انتظار تھا۔ "میں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے کہا "ڈرائنگ روم کھولتا ہوں ذرا انتظار کریں" نہیں

Digitized by khilafat Library Rabwah

بھی بہت دیر پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے۔ دراصل ابا جان کہیں گئے ہوئے تھے۔ کار ان کے پاس تھی ورنہ میں نے تو آپ سے پانچ بجے شام کا وعدہ کیا تھا" زاہد نے کہا۔ "میں نے کہا "کوئی بات نہیں" اور پھر اس سے اجازت لے کر اندر گیا۔ امی جان سے کہہ دیا کہ ابھی آیا ایک دوست کے ہاں جا رہا ہوں۔ ڈرائیور ہم سے کوئی بیس فٹ کے فاصلے پر کار کے قریب ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ زاہد نے مجھے کار میں بیٹھنے کی دعوت دی اور میں بڑے ٹھاٹھ سے اس خوبصورت کار میں بیٹھ گیا۔ میرے بعد وہ بھی کار میں بیٹھ گیا۔ اور چیف سے دروازہ بند کر دیا۔ ڈرائیور نے کار اسٹارٹ کی۔ میں راستے بھر یہی سوچتا رہا کہ زاہد کو کس چیز نے اتنا بدل دیا ہے۔ ابھی پرسوں ہی مجھے بدلہ لینے کی دھمکیاں دے رہا تھا اور کل مجھ سے صلح کر لی اور اس طرح ملتا رہا جیسے میرا پرانا اور بے تکلف دوست ہو۔ یہی نہیں بلکہ آج مجھے نئی دوستی کی خوشی میں شہر کے مشہور ہوٹل میں دعوت بھی دی۔ مزید برآں خود مجھے اپنی کار میں لینے آیا۔ میں اسے احسانمندانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

دوپہر کو دال بھی کم کھائی تھی کہ وہاں پیٹ جلدی نہ بھر جائے۔ کپڑوں کا تو ایک بہترین سوٹ ہے ہی جو ایسے موقعوں کے لئے کافی ہے۔

دراصل میں اس وقت زاہد کے خلوص کے متعلق سوچ رہا تھا۔ اچانک اس نے میرے خیالوں کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ "کیا سوچ رہے ہو؟" میں نے کہا "کچھ نہیں"۔ "کچھ تو ضرور سوچ رہے ہو" زاہد نے اصرار کیا۔ "اچھا بتاؤ گے یا نہیں"۔ "کچھ نہیں یار" میں نے کہا۔ "بس یونہی تمہارے متعلق سوچ رہا تھا"۔ "کیا سوچ رہے تھے؟" زاہد نے پوچھا۔ "یہی کہ تم نے اچانک اتنا بدل دیا ہے"۔ "اچھا تو یہ بات ہے" زاہد نے کہا۔ "میں تمہیں بتاتا ہوں"۔

زاہد نے بتایا کہ اس کے ابا جان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ وہ ہسپتال میں ہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے وہ اپنا کاروبار اب زاہد کو سنبھالنا ہے۔ زاہد نے کہا "میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم میرے ساتھ کام کرو۔ میں تمہیں اچھی تنخواہ دوں گا۔ تم میرے ساتھ رہو گے تو میرا دل بھی لگا رہے گا۔ میں نے تمہیں اس لئے بھی بلایا ہے کہ تم میرے پرانے دوست ہو۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم ایماندار ہو۔ محنتی ہو۔ اور میں تمہیں اپنا ساتھی بنانا چاہتا ہوں"۔

میں نے کہا "میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن میں اپنے والد کے کاروبار کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ کام نہیں کر سکتا"۔ "میں نے تمہیں ابھی کچھ نہیں کہا" زاہد نے کہا۔ "تم ابھی سوچ لو۔ جلدی نہ کرو۔ میں تمہیں ایک ہفتہ دیتا ہوں۔ اس دوران تم اچھی طرح سوچ لو۔ پھر مجھے بتا دینا"۔

زاہد نے حامد اور نوید صاحب کو بھی آنے کی دعوت دی تھی۔ حامد نے کہا کہ وہ چھٹیاں منانے لاہور جا رہا ہے۔ اور نوید کے ابا جان بیمار ہیں اس لئے اس نے معذرت کر دی"۔ میں نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "حامد کو چاہیئے تھا کہ مری وغیرہ جاتا اگر موسم بہار سے پورا پورا لطف اٹھانا تھا تو"۔ اتنے میں کار نے بریکیں لگائیں۔ اور ہوٹل کے سامنے رک گئی کار سے نکل کر زاہد نے اپنی طرف سے دروازہ بند کر دیئے۔ نہایت پیار سے میرا بازو پکڑا اور ہم بالائی منزل پر ایک کمرے میں پہنچے جو نہایت توجہ کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ "یہ کمرہ میں نے سپیشل تمہارے لئے لیا ہے"۔ اس نے کہا اور میں نے اس کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔

پھر وہ مجھ سے اجازت لے کر آرڈر دینے چلا گیا۔ اور کچھ دیر بعد واپس آ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد دو بیرے داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں خوبصورت ڈشیں تھیں جن میں آئس کریم۔ مٹھائی اور بسکٹ تھے سامان کافی تھا۔ میں مشکل سے ہی ضبط کئے ہوئے تھا۔ وہ ڈشیں رکھ کر چلے گئے اور ہم نے ادھر بسم اللہ پڑھی۔ ایسی شان و شوکت تو میں نے اپنی کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھی تھی۔

درمیان میں چائے بھی آ گئی۔ دوران گفتگو زاہد نے مجھے بتایا کہ مرتبہ ہمارے

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک کار گم ہو گئی۔ نہایت اعلیٰ اور خوبصورت کار تھی۔ اسے خریدے ابھی چند ہی دن ہوئے تھے کار اتنی خوبصورت تھی کہ ابا جان اسے میرے ہاتھ بھی نہیں دیتے تھے کہ کہیں کوئی نقصان نہ ہو جائے چنانچہ کار کے گم ہونے کا ابا جان کو بہت صدمہ ہوا۔ صدمہ تو مجھے بھی ہوا۔ لیکن میں نے اس کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ اگلے دن چوری چھپے اپنی گن لی اور بجائے سکول کے میں روڈ کی راہ لی۔ وہاں ایک جگہ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا اور ہر گزرنے والی کار کو بغور دیکھنے لگا۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا ہو گا کہ مجھے دُور سے میری ہماری جیسی ایک کار آتی ہوئی نظر آئی۔ جب وہ نزدیک آئی تو میں نے دیکھا کہ یہ وہی کار ہے چنانچہ میں نے گن چلا دی۔ زور کا دھماکہ ہوا اور کار کے پچھلے دونوں ٹائر پھٹ گئے۔ میں تیزی سے کار کی طرف بھاگا لیکن میرے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی چور بھاگ چکا تھا۔ چنانچہ میں نے ایک ٹرک والے سے مدد مانگی اور کار گھر پہنچ گئی۔ ابا جان کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ مجھے خوب داد دی اور فرمانے لگے: "بیٹا آج تم نے ہماری بہت بڑی جائیداد کی حفاظت کی"

میں نے ان سے کہا کہ مجھے

اچھی سی

نصیحت

کریں۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور مجھ سے کہا بیٹا دوست ہمیشہ اچھا بنانا۔ اس بات پر میں نے کافی سوچ بچار کی۔ اور کئی دن سوچتا رہا کہ میرے دوست کیسے ہیں اور مجھے کیسے دوست بنانا چاہیئے۔ کافی سوچ بچار کے بعد آپ کا انتخاب کیا۔

اس کی یہ بات سُن کر میں بہت خوش ہوا اور اس کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ آخر میں ہم نے چائے پی۔ میرا ابھی آدھا کپ باقی تھا کہ زاہد نے سب کی چائے ختم کر لی۔ مجھ سے اجازت لے کر وہ کچھ دیر کے لئے بل دینے کے لئے گیا۔ میں نے چائے ختم کر لی۔ اس کا دس پندرہ منٹ انتظار کیا۔ لیکن وہ نہ آیا۔ پھر میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے وہ میرا انتظار کرتا ہو۔ یہ سوچ کر باہر آیا۔ کار بھی کھڑی۔ باہر کے دروازے پر بھی تالا ہی لگا تھا کہ ہوٹل والا بولا "بل دے دیا ہے"۔ میں نے کہا۔ "یس سر! ابھی میرا دوست دے کر گیا ہے"۔ "ارے وہ تو کہتا تھا کہ تم دو گے"۔ یہ سنتے ہی میرا رنگ اڑ گیا۔ میں نے لجاجت سے کہا "چچا جان ابھی لائے دیتا ہوں۔ دراصل میں پیسے گھر بھول آیا ہوں۔ یہ لیں میرا شناختی کارڈ"۔ یہ کہہ کر میں آگیا۔ اب پیسے

جھوٹ بولنا اور اس

ہوئے ہاتھ پیر

کی تلاشی لو

لو اس کے جوتے

لو اس چور

اور اتار

اتنے

میں وہ ہانپتا کانپتا بھاگا آیا اور ہوٹل والے سے کہنے

Digitized by khilafat Library Rabwah

لگا۔ "جناب پہلے مجھے اپنا کرایہ لے لینے دیں"
اس کے ساتھ ہی میری ہوائیاں اڑ گئیں۔ وہ دونوں
جھوٹ پڑے۔ ڈرائیور نے میرے ایک گھونسہ
مارا اور اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ ابا جان مجھے
مسلسل جگا رہے تھے۔ کہ باہر تمہارا دوست آیا ہوا
ہے اور تم شام کے پانچ بجے سو رہے ہو۔ میرا
ایک دم رنگ اڑ گیا۔ ابا جان ان سے کہئے کہ میری
طبیعت خراب ہے میں ان کے ساتھ جانا تو کیا اٹھ
بھی نہیں سکتا"۔ یہ کہکر میں نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں
اگلے دن اپریل کی دو تاریخ تھی۔ جب میں سکول پہنچا تو
لڑکے ایک دم میرے ارد گرد اکٹھے ہو گئے۔ اور
مجھے مبارک دینے لگے کہ تمہیں پھانسنے کا منصوبہ بنایا
گیا تھا لیکن بیمار ہونے کی وجہ سے بچ گئے ہو۔

(آفتاب احمد۔ اوکاڑہ)

کبھی نہیں

شبہ الکریم قدسی۔ لاہور

آگے کسی کے ہاتھ پھیلاؤں کبھی نہیں
اپنی خودی کو ٹھیس لگاؤں کبھی نہیں

اوقاتِ سیر پڑھنے پڑھانے کا ذکر کیا
پڑھنے کے وقت سیر کو جاؤں کبھی نہیں

جتنی ہو بات اتنی کہوں گا میں بالضرور
میں اپنے آپ بات بناؤں کبھی نہیں

چلتا مرا اُدھار ہے بیشک دکان پر
چپکے سے کوئی چیز اُٹھاؤں کبھی نہیں

کھانا اگرچہ وقت پہ تیار ہو نہ ہو
بے وقت میں سکول نہ جاؤں کبھی نہیں

رکھتا ہوں محسنوں کو میں قدسی بہت عزیز
میں اور محسنوں کو بھلاؤں کبھی نہیں

Digitized by khilafat Library Rabwah

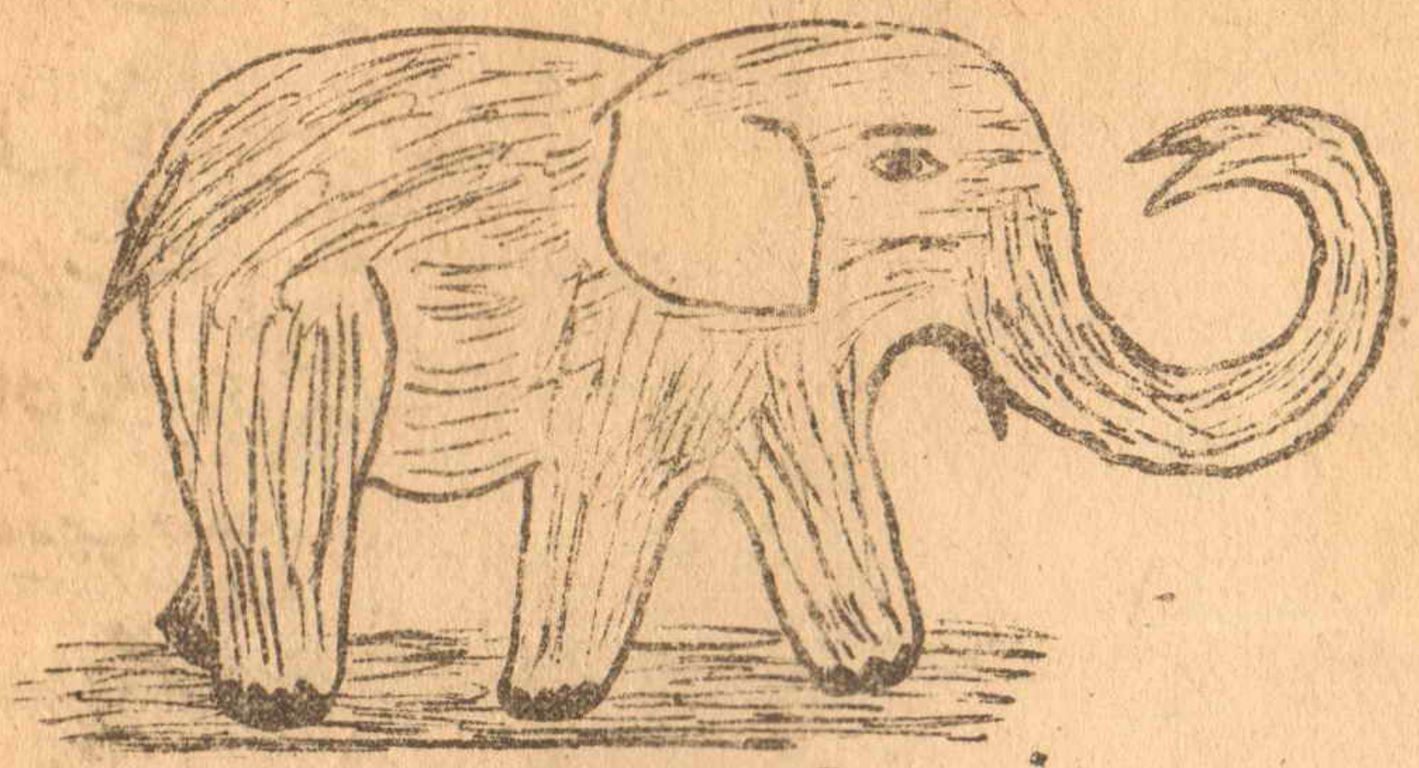

ہاتھی کا انتقام

از فہیم احمد بیگ - لالہ رُخ واہ کینٹ

اجمیر شریف سے جانب جنوب ۵۰ میل پر بُوندی کی ریاست ہوتی تھی۔ ۱۶۷۴ء میں شہنشاہ اورنگ زیب نے بوجہ تخت دہلی سے وفاداری کے راجہ بُودھ سنگھ والیٔ ریاست بوندی کو گورنر کابل مقرر کر کے دہلی بھجوا دیا اور وہ بُوندی ریاست کا چارج اپنے چھوٹے بھائی کو دے گیا۔

شہر بوندی کے باہر ایک وسیع قدرتی جھیل ہے۔ جہاں ہر سال ایک مقررہ دن پر بڑا عظیم الشان میلا لگا کرتا تھا۔ جہاں پر علاقہ بھر کے لوگ آیا کرتے تھے۔ بازار لگا کرتے تھے اور بڑی دھوم دھام ہوا کرتی تھی۔ اُس دن میلہ کی وجہ سے تمام شہر میں زور شور سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ مہاراجہ کی سواری کے ہاتھی کا نام "بل بہادر" تھا۔ اس کے مہاوت کو حکم ہوا کہ جلوس کے لئے ہاتھی کو تیار کرے۔ ابھی میلے میں چند روز باقی تھے۔ کہ مہاوت نے رپورٹ کی کہ "بل بہادر" کی طبیعت مستی کی طرف مائل ہے مجھے ڈر ہے کہ یہ دنگا فساد نہ کرے۔ اس کو جلوس میں شامل نہ کیا جائے بلکہ کسی اور ہاتھی کو لے جایا جائے۔ مگر مہاراجہ صاحب کا چونکہ یہ خاص ہاتھی تھا۔ حکم آیا کہ نہیں "بل بہادر" ہاتھی ہی جلوس کی قیادت کرے گا۔ اور شاہی سواری کے لئے یہی موزوں ہے۔ اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ تم مہاوت ہے اس کی مہاوت ہو ابھی تک اس ہاتھی کی نبض شناسی نہیں کی؟ بیچارے مہاوت نے شاہی حکم مان لیا اور ہاتھی کو نہلا دھلا کر رنگ و روغن سے مزین کیا اور سنہری عماری لگا کر جلوس کے وقت سے پہلے رتھ محل کے صدر دروازے پر لا کر کھڑا کر دیا۔

وقتِ مقررہ پر مہاراجہ صاحب محل سے برآمد ہوئے۔ عمائدین سلطنت نے سلام کیا۔ سالارِ فوج کو حکم ملا کہ جلوس روانہ ہو۔ سرکاری پیادے گھوڑ سوار فوج روانہ ہوئی۔ اس کے بعد "بل بہادر" ہاتھی پر مہاراجہ صاحب نکلے۔ اس کے پیچھے ہاتھیوں اور گھوڑوں پر عمائدین ریاست شہر کے رؤساء و

Digitized by khilafat Library Rabwah

معززین تھے۔ اس وقت مہاراجہ صاحب نہایت اعلیٰ پوشاک پہنے جس پر سینکڑوں موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے تھے اور سر پہ راجپوتانی شان کی بھاری پگڑی جس کے اوپر بھی موتیوں کی مالا زیب دے رہی تھی بیٹھیں ہوئی تھی۔

جلوس روانہ تو ہو گیا مگر مہاوت کا دل خوف سے بیٹھا جا رہا تھا کہ کہیں اس کا ہاتھی شرارت نہ کرے۔ جب جلوس جھیل کے کنارے پہنچ گیا تو مہاراجہ صاحب اترے اور کنارے پر شاہی بجرے میں بیٹھ گئے۔ اس لمبی کشتی کے ایک سرے پہ سنہری شامیانے کے نیچے اعلیٰ درجہ کے قالین بچھا کر مہاراجہ صاحب اور ان کے وزراء اور اہلکاروں کے لئے صوفے بنایا گیا تھا۔ گاؤ تکیے لگے ہوئے تھے۔ سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور مہاراجہ کے حکم سے بجرا خراماں خراماں پانی پر رواں ہو گیا۔ کشتی کے بیچ میں ایک سٹیج پہ ۱۵ راجپوت لڑکیاں ناچ کے لئے تیار تھیں۔ سازندے ایک طرف ساز لئے۔ طبلے اور ڈھولک وغیرہ لے کر شاہی اشارے کے منتظر تھے اور کشتی کے دوسرے سرے پہ ۸ ملاح سنہرے لباس پہنے تیار تھے۔ اسی سرے پہ کشتی بنانے والے نے خوبصورتی کے خیال سے لکڑی کا ایک ہاتھی کا سر بنا کر لگایا ہوا تھا اور دور سے بالکل ہاتھی نظر آتا تھا۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔ جھیل کے کناروں پہ ہزاروں لوگ مٹی کے دئے جلا رہے تھے جنکا عکس پانی کی لہروں پر پڑ رہا تھا۔ اور عجیب بہار دے رہا تھا۔

الغرض اس نہایت پُرفضا مہانے منظر میں "بل بہادر" ہاتھی نے چند لمحوں میں قیامت برپا کر دی۔ جونہی شاہی بجرا ساحل سے جدا ہوا اور فنکاروں نے طبلے پہ تھاپ دی تو ہاتھی "بل بہادر" کے کان کھڑے ہوئے اور طبیعت میں اشتعال پیدا ہوا۔ کشتی کا وہ سرا جس پہ ہاتھی کی شکل بنی ہوئی تھی بل بہادر کی نظر سے گزرا اس نے اُسے اپنا مدمقابل سمجھ کر پانی میں چھلانگ لگا دی تاکہ اپنے حریف سے ذرا دو ہاتھ ہو جائیں۔ مہاوت نے جو پہلے ہی سہما ہوا تھا۔ خوف زدہ ہو کر ہاتھی "بل بہادر" کے سر میں آنکس مارنے شروع کئے مگر اس پہ اثر نہ ہوتا تھا۔

جونہی سرکاری بجرا ساحل سے دور ہوا۔ بل بہادر نے بھی پانی میں چھلانگ لگا کر اس مصنوعی ہاتھی کو پکڑنا چاہا۔ ملاحوں نے یہ صورتحال دیکھ کر کشتی کے چپو تیز چلانے شروع کئے اور بل بہادر سے دور ہونے کی کوشش کی مگر ایک تو فصیل ہاتھی دوسرے جوش رقابت ہاتھی پانی میں آگے بڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ مصنوعی لکڑی کا ہاتھی اس کی سونڈ کی مضبوط گرفت میں آ گیا۔ وہ اپنے زعم میں اپنے رقیب سے نپٹ رہا تھا اور یہاں مہاراجہ صاحب اور ان کے مہمانین جو قسم قسم کے زیورات اور ہیروں سے لدے

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہوئے بھاری بھرکم لباسوں میں بیٹھے تھے اُن کو اپنی جان کے لالے پڑنے لگے۔

مہاوت نے پھر ایک آخری کوشش کی۔ آنکس مارے زبانی حکم دئے مگر ہاتھی مست ہو چکا تھا اُس نے شدید غصّے میں سرکاری بجرے کو الٹ دیا۔ اور مہاراجہ صاحب اور ان کے

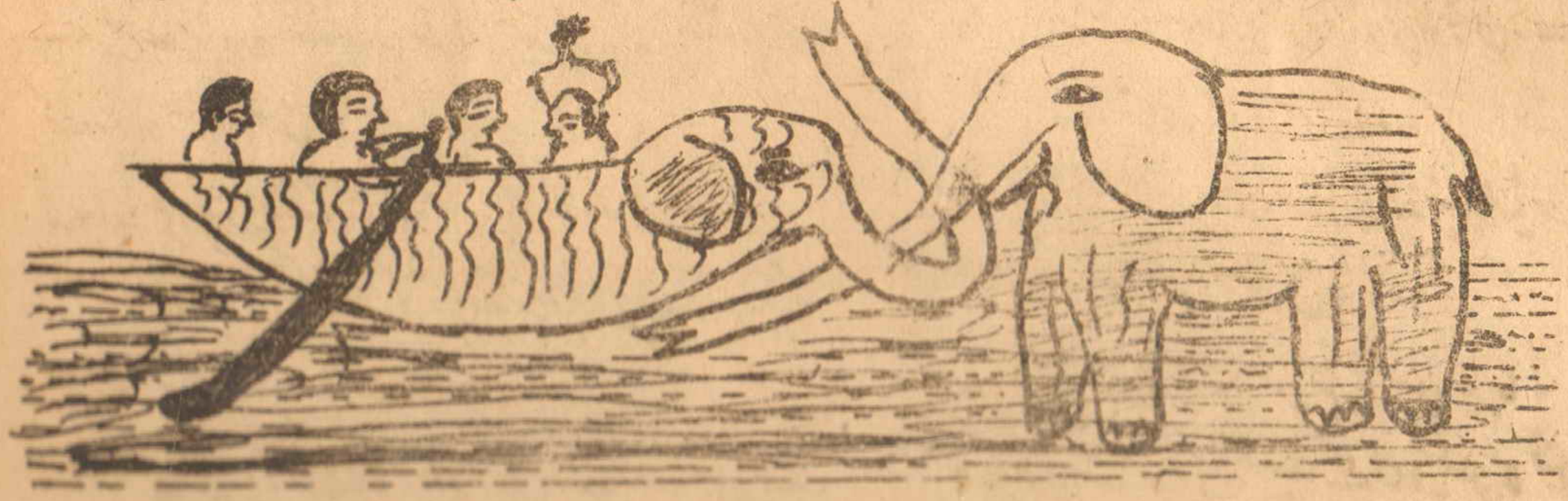

حواریوں کے بمع سامانِ عیش و طرب سب کو جھیل کے گہرے پانی میں پھینک دیا۔ سب غوطے کھانے لگے اور اپنے بھاری بھرکم لباسوں کے تر ہو جانے کی وجہ سے تیرنے سے بھی معذور تھے۔ تھوڑی دیر میں غوطے کھانے لگے۔ ہاتھی غصّے میں دیوانہ ہو رہا تھا جو ڈوبتا ہوا شخص اُسے پانی میں غوطے کھاتے نظر آجائے اسکی طرف لپک کر سونڈ بڑھا کر اُسے غرق کر دیتا۔

الغرض اس محفلِ عیش و طرب کا المناک انجام ہوا۔ کہتے ہیں کہ اب تک بُوندی کی جھیل سے غوطہ خور اُن قیمتی موتیوں وغیرہ میں سے کچھ نہ کچھ نکال لیا کرتے ہیں۔ سچ ہے کہ ؎

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

سہیلی بُوجھ پہیلی

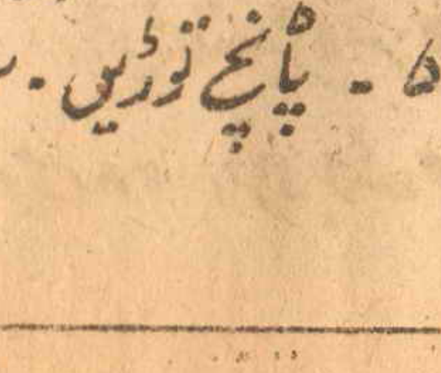

۱۔ شکر کریں جب ہم کو آئے ۔ دہی اُس کو بُرا منائے۔

۲۔ دو پروں کی پری مگر گندگی سے بھری۔

۳۔ کالی اس کی وردی دھیمی اس کی چال ہر گھر میں وہ ایسے پھرے جیسے کوتوال۔

۴۔ وہ کون سی چیز ہے جسے دیکھنے والے پہن نہیں سکتے اور جسے پہننے والے دیکھ نہیں سکتے۔

۵۔ پانچ توڑیں۔ ۳۲ کھائیں۔ ایک کو مزہ آئے۔

(راجہ منور احمد مبشر۔ ڈرگ روڈ کراچی) (جوابات کیلئے دیکھئے ص۲۶)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ماہ جون کے اہم واقعات

عامر خلیل اُدیپل - گجرات

یکم جون ۱۸۹۶ء کو مارکونی نے وائرلیس ایجاد کیا۔
۲ر جون ۱۹۵۳ء کو ملکہ الزبتھ دوم کی رسم تاجپوشی ہوئی۔
۳ر جون ۱۹۴۷ء کو تقسیم ہند کا اعلان ہوا۔
۴ر جون ۱۸۷۶ء کو ترکی کے سلطان عبدالعزیز کا قتل ہوا۔
۵ر جون ۱۹۶۷ء کو دوسری عرب اسرائیل جنگ چھڑی۔
۶ر جون ۱۹۶۸ء کو امریکہ کے سنیٹر "رابرٹ کینیڈی" کو قتل کیا گیا۔
۷ر جون ۱۹۷۱ء کو پاکستان میں پانچ سو روپے کے نوٹوں کو ختم کر دیا گیا۔
۸ر جون ۱۵۳۰ء کو ظہیر الدین بابر تخت نشین ہوا۔
۹ر جون ۱۸۱۵ء کو مشہور ادبی شخصیت چارلس ڈکنز کا انتقال ہوا۔
۱۰ر جون ۱۹۳۲ء کو میر امان اللہ افغانستان کے صدر بنے۔
۱۱ر جون ۱۹۰۲ء کو سربیا کے بادشاہ اور ملکہ کا قتل ہوا۔
۱۲ر جون ۱۵۹۳ء کو انگریزی ڈرامہ نویس کرسٹوفر مالو کا قتل ہوا۔
۱۳ر جون ۱۸۹۹ء کو سردار عبدالرب نشتر پیدا ہوئے۔
۱۴ر جون ۱۷۷۷ء کو امریکہ کا قومی پرچم بنا۔
۱۵ر جون ۱۸۹۸ء کو جاپان میں سمندری طوفان سے ۲۲ ہزار سے زائد آدمی مر گئے۔
۱۶ر جون ۱۹۲۵ء کو ہندوستان کے مشہور لیڈر "سی۔ آر داس" کا انتقال ہوا۔
۱۷ر جون ۱۹۴۴ء کو آئس لینڈ جمہوریہ بنا۔
۱۹ر جون ۱۸۶۷ء کو میکسیکو کے شاہ میکملن کا قتل ہوا۔
۲۰ر جون ۱۹۷۱ء کو انڈونیشیا کے سابق صدر "سوئیکارنو" کا انتقال ہوا۔
۲۱ر جون ۱۸۶۳ء کو رائل کالج آف سرجنز کا قیام ہوا۔
۲۳ر جون ۱۷۵۷ء کو جنگ پلاسی ہوئی۔
۲۴ر جون ۱۹۵۶ء کو جمال عبدالناصر مصر کے صدر بنے۔
۲۵ر جون ۱۹۵۰ء کو "جنگ کوریا" شروع ہوئی۔
۲۶ر جون ۱۹۶۰ء کو صومالیہ آزاد ہوا۔
۲۸ر جون ۱۹۷۲ء کو پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور ہندوستان کے وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے درمیان مذاکرات ہوئے۔
۳۰ر جون ۱۹۵۶ء کو کوئنس ورلڈ ایئر لائنز کا طیارہ گرکر تباہ ہوگیا۔ اس حادثے میں ۱۲۸ افراد ہلاک ہوئے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

تشحیذ بزمِ

(۱)

ماہ اپریل کا تشحیذ ملا۔ یوں معلوم ہوا جیسے پھولوں کا گلدستہ کسی نے ہمارے گھر بھیج دیا ہو جس کی بھینی بھینی خوشبو ہر طرف پھیل گئی ہو۔ کیونکہ ادھر تشحیذ گھر میں آیا ادھر سب گھر والوں کو معلوم ہو گیا۔ پھر جب تک پورا تشحیذ پڑھ نہ لیا چین نہ آیا۔ بھیّا ایک تو ہمیں اپنے رسالہ کے لئے اتنا لمبا انتظار کرنا پڑتا ہے اور جب ملتا ہے تو صرف ۴۰ صفحات کا جو کہ پلک جھپکتے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

(بشریٰ کوکب چنگ صدر)

(۲)

اپریل کا شمارہ ملا۔ سرِ ورق قابلِ دید تھا۔ سب سے زیادہ کہانی جو ہمیں پسند آئی وہ تھی۔ "جب ہم نے پتنگ اڑائی" یہ کہانی ہمارے لئے بہت سبق آموز تھی۔ اور دلچسپ بھی تھی۔ باقی۔ ڈرامہ "ہمدردی"۔ اور کہانی "سنہری دریا کا بادشاہ" بھی پسند آئیں۔

ہمارا رسالہ تشحیذ الاذہان باقی تمام رسالوں کی نسبت اچھا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

(رفیع احمد طاہر۔ قمر شہزاد قمر سانگلہ ہل)

(۳)

بہ فضلِ تعالیٰ کل تشحیذ الاذہان کا تازہ شمارہ مل گیا۔ عجیب دلفریب کشش محسوس کی۔ سرِ ورق تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے سورج ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شبیہہ مبارک رسالے کا حسن ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ بھی رنگین تصاویر زیبِ سرورق رہیں گی۔ رسالے کے مضامین بھی پسند آئے۔ بالخصوص "سنہری دریا کا بادشاہ" مترجم مبارکباد کا مستحق ہے۔ لطیفے ۲ کے سوا باقی سب بہت پرانے تھے۔ خبرنامہ تشحیذ کی خبریں بھی "باسی" تھیں۔ نئے ادیبوں نے اس بار متاثر کیا۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

ڈرامہ "ہمدردی" بھی اچھا تھا۔ ڈرامہ نگار کو مبارکباد قبول ہو۔ خاکسار کا اصلاحی خاکہ "جب ہم نے پتنگ اڑائی" شائع کرنیکا شکریہ قبول فرمائیے۔

آخر میں خاکسار آپ سے اور تشحیذ پڑھنے والوں سے درخواست کرتا ہے کہ خاکسار آج کل قدرے علیل ہے کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیے آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ خدا آپ کو زندگی کے ہر شعبے کو خوشیاں اور کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد اشرف نوشاہی۔ کراچی)

(۴)

بلاشبہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان بچوں کا بہترین علمی۔ ادبی۔ اخلاقی و مذہبی رسالہ ہے۔ اور اپنا مقصد بہترین طریقے سے پورا کر رہا ہے۔ جیسے ہی تازہ شمارے پر نظر پڑتی ہے سب کچھ بھول جاتا ہے۔ امتحان ہو رہے ہوں یا فارغ ہوں۔ تشحیذ الاذہان کے لئے ایک ہی بات ہے یہ اتنا ہی مقبول ہے۔

بھیا! تشحیذ الاذہان میں حصہ لینے والے بچے۔ بھائی بہنیں بھی قابلِ داد ہیں۔

(آفتاب احمد۔ سیٹھ کالونی اوکاڑہ)

(۵)

ماہ شہادت کا تشحیذ اس بات کی شہادت دیتا ہوا آیا کہ اس سے بہتر رسالہ بچوں کے لئے کوئی اور نہیں ۔

سب سے پہلے اطاعت والدین کا درس دینے والے بھائی کو ہماری مبارک باد پہنچا دیجئے۔ ع

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

پتنگ اڑانے کے بارے میں مضمون تو مزاحیہ تھا لیکن یہ جان کر ہم دریائے حیرت میں غرق ہوتے ہوتے بچے کہ ایک احمدی بچہ اپنے فرصت کے لمحات کی مصروفیات ڈھونڈنے کے لئے (بقول خود) "شیطانی جتھے" سے مشورہ لے اور "شیطان" سے رہنمائی حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ سب بچوں کو شیطان سے بچائے۔ آمین ؂

جوابات

("پہیلی بوجھ پہیلی"۔ از صـ۲۳)

(۱) چھینک۔

(۲) مکھی۔

(۳) کوّا۔

(۴) کفن۔

(۵) انگلیاں، دانت، زبان

Digitized by khilafat Library Rabwah

شگفتہ

(۱)

یہ کہانی خوش طبعی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کو سنائی اور "حدیثِ خرافہ" کے نام سے مشہور ہے :۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مکہ میں ایک شخص "خرافہ" نامی تھا جو نہایت بے سر و پا ناممکن اور محال حکائتیں بیان کرنے میں ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر چکا تھا اور اس کی یہ حیثیت آج چودہ سو برس سے قائم ہے۔ چنانچہ آج بھی جب ہم کوئی لغو فضول اور واہیات بات سنتے ہیں تو کہتے ہیں "کیا خرافات ہے"۔ ایک دن گھر میں بیٹھے ہوئے اسی خرافہ کا ذکر چل پڑا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے پوچھا۔ آپ کبھی خرافہ سے بھی ملے ہیں؟ میں نے سنا ہے وہ بڑی عجیب غریب باتیں کیا کرتا ہے جو نہ یقین میں آئیں نہ خیال میں؟" آنحضور صلعم مسکرائے اور فرمایا۔ ہاں بات تو کچھ ایسی ہی ہے۔ ایک روز مجھے راستہ میں مل گیا اور کہنے لگا "محمدؐ! میری ایک بات سنو"۔ میں نے کہا: "ہاں میاں خرافہ! سناؤ کیا سنانا چاہتے ہو؟" اس پر خرافہ نے مجھے یہ عجیب و غریب کہانی سنائی:۔

"میں کل رات ایک ضروری کام کے لئے گھر سے باہر نکلا۔ ابھی شہر سے نکل کر تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ سامنے سے تین جن آتے نظر آئے جب قریب آئے تو ان میں سے ایک نے مجھے پکڑ لیا۔ دوسرے جن نے کہا کہ اس آدمی زاد کو کیوں پکڑ لیا؟ چھوڑ بھی دو۔ وہ کہنے لگا۔ کیوں چھوڑ دیں؟ ہم تو اسے پکا کے کھائیں گے۔ آدمی کا گوشت بڑا مزیدار ہوتا ہے"۔ تیسرے جن میں کچھ شرافت تھی وہ کہنے لگا "نہیں بھائی پکا کر کھانے کا کیا فائدہ۔ کیوں نہ اسے غلام بنا کر اپنے ساتھ لے چلیں۔ ہمیں کام کاج میں آسانی ہو جائے گی"۔

ابھی وہ تینوں جن میرے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر پائے تھے کہ اتفاقاً ایک آدمی کا ادھر سے گزر ہوا۔ جب ہمارے نزدیک پہنچا تو ٹھہر گیا۔ اور جنوں کو پوچھنے لگا کہ تم تینوں کس بات پر جھگڑ رہے ہو؟ جن کہنے لگے کہ ہم نے یہ آدمی پکڑا ہے۔ اب اس بات پر بحث کر رہے ہیں کہ اسے چھوڑ دیں۔ کھا جائیں یا غلام بنا کر لے جائیں؟

اس پر وہ آدمی کہنے لگا کہ اگر میں تمہیں اپنی ایک نہایت ہی عجیب و غریب آپ بیتی سناؤں تو کیا اس آدمی کے متعلق فیصلہ کرنے میں مجھے بھی

Digitized by khilafat Library Rabwah

اپنے ساتھ شامل کر لو گے ؟

جنّوں نے آپس میں مشورہ کیا اور پھر اُس شخص سے کہنے لگے کہ تو اپنی کہانی ہم سے بیان کر دے۔ اگر وہ کہانی واقعی عجیب ہوئی تو بیشک ہم تجھے بھی اپنے مشورہ میں شریک کر لیں گے۔

اس آدمی نے کہا تو لو پھر سُنو! مدت کی بات ہے کہ مَیں ایک روز ایک جنگل میں سفر کر رہا تھا۔ گرمی کا زمانہ تھا چلتے چلتے مجھے پیاس لگی۔ اتفاقاً سامنے ایک چھوٹا سا تالاب نظر آیا مَیں جھٹ اُونٹ سے اُتر کر تالاب میں پانی پینے کو جھکا۔ فوراً ایک بڑی کرخت آواز آئی کہ خبردار پانی ہرگز نہ پینا۔ مَیں گھبرا کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا کہ آواز کس نے دی ہے ؟ مگر کوئی نظر نہ آیا۔ مَیں نے اس آواز کو اپنا وہم سمجھا اور دوبارہ پانی پینے کے لئے جھکا کہ وہ آواز پھر آئی لیکن مَیں نے پروا نہ کی اور پانی کے چند گھونٹ پی لئے۔ مگر پانی حلق سے اُترتے ہی مَیں مرد سے عورت بن گیا۔

اس ناگہانی اور فوری تغیّر سے میں بہت پریشان ہوا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ میں ایک شہر پہنچا اور میں نے ایک مرد سے شادی کر لی۔ میرے دو لڑکے ہوئے۔ اسی طرح ایک زمانہ گذر گیا۔

مدت کے بعد میرا اس راہ سے گذر ہوا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی۔ مَیں نے اس تالاب کو دیکھ کر پانی پینا چاہا تو پہلے کی طرح ایک ہولناک آواز آئی۔ مگر مَیں نے کچھ بھی خیال نہ کیا اور پانی پی لیا۔ پانی پیتے ہی پھر جھٹ سے مرد بن گیا۔ اور خوش خوش گھر چلا آیا۔ مَیں نے ایک عورت سے شادی کر لی جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں مطلب یہ ہوا کہ مَیں دو لڑکوں کی ماں اور دو لڑکیوں کا باپ ہوں یہ ہے میری آپ بیتی۔

تینوں جنّوں نے اس آدمی کی کہانی سن کر کہا کہ ہاں بڑی عجیب کہانی ہے تو بے شک ہمارے ساتھ مشورہ میں شریک ہو سکتا ہے۔

ابھی یہ چاروں میرے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہ کرنے پائے تھے کہ ایک بیل بڑے زور میں بھاگتا ہوا اُدھر سے گذرا۔ اُس کے پیچھے ایک آدمی لٹھ لئے ہوئے چلا آ رہا تھا۔ جب وہ آدمی ہمارے قریب پہنچا اور اُس نے تین جنّوں اور دو آدمیوں کو اس ویرانے میں بیٹھے دیکھا تو جنّوں سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ جنّوں نے ساری کیفیت بیان کی جسے سُن کر وہ شخص کہنے لگا کہ اچھا اگر میں بھی تم کو ایک بہت ہی عجیب کہانی سناؤں تو کیا مجھے بھی اس آدمی کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنے ساتھ شریک کر لو گے ؟

جنّوں نے کہا اگر کہانی اچھی ہوئی تو تجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لینے میں کیا مضائقہ ہے۔

اس پر اس آدمی نے کہنا شروع کیا کہ میرے ماں باپ بچپن میں مر گئے تھے۔ چچا نے میری پرورش کی۔ جب میں جوان ہوا تو خوب مضبوط اور طاقتور تھا۔ ایک روز یہ اتفاق ہوا کہ میرے چچا کا بیل رسّہ تڑا کر

Digitized by khilafat Library Rabwah

بھاگ گیا۔ چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو اس بیل کو پکڑ لائے تو میں اپنی بیٹی کی شادی تیرے ساتھ کر دوں گا۔ میں یہ سنتے ہی ایک لٹھ لے کر اس بیل کو پکڑنے دوڑا۔ بیل آگے آگے اور میں پیچھے پیچھے۔ بھاگتے بھاگتے میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ لیکن نہ بیل ہاتھ آتا ہے نہ راستے میں کہیں ٹھہرتا ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ وہ بھاگا جا رہا ہے۔

جنوں نے یہ کہانی سن کر کہا واہ بھئی یہ تو بڑا عجیب قصہ ہے۔ اچھا تو بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جا۔

اب تینوں جن اور دو آدمی سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور لگے میرے متعلق مشورہ کرنے۔ ابھی ان کی گفتگو شروع بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک اور آدمی کا ادھر سے گذر ہوا جو ایک گھوڑی پر سوار تھا پیچھے پیچھے اس کا غلام ایک گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا۔ گھوڑی سوار شخص نے جنگل میں یہ مجمع دیکھ کر پوچھا کہ بھئی کیا معاملہ ہے اور تم یہاں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو؟

جنوں نے اول سے آخر تک سارا قصہ اسے سنا دیا۔ جسے سن کر وہ اپنی گھوڑی سے اتر پڑا۔ اور جنوں سے کہنے لگا کہ اچھا اگر یہ بات ہے تو میری کہانی بھی سن لو اور پسند آجائے تو مجھے بھی اپنے ساتھ مشورہ میں شامل کر لو۔

جنوں نے کہا اچھا بھائی تو بھی اپنا قصہ سنا دے۔ دیکھیں کیسا ہے؟

اس پر اس نو وارد نے کہنا شروع کیا۔ جب میری ماں مر گئی تو میرے باپ نے ایک اور عورت سے شادی کر لی۔ نہ معلوم کیوں اس عورت کو مجھ سے کچھ عداوت ہو گئی اور یہ میری جان کی دشمن بن گئی۔

تھوڑے دنوں بعد میرے باپ کا انتقال ہو گیا۔ لیکن اس کی دشمنی میرے ساتھ کم نہ ہوئی۔ ایک روز اس نے میرے ساتھ یہ کام کیا کہ میرے غلام کو گانٹھا۔ اور اس سے کہا کہ میں نے جادو کے ستو تیار کئے ہیں۔ کسی ترکیب سے یہ ستو اپنے آقا کو پلا دے۔ نمک حرام غلام آمادہ ہو گیا اور موقع کا منتظر رہا۔ لیکن خوش قسمتی سے مجھے بھی ان دونوں کی سازش کا پتہ لگ گیا مگر میں خاموش رہا۔ جب ایک دن میرا غلام وہ ستو گھول کر لایا اور مجھ سے کہنے لگا کہ میں نے نہایت اعلیٰ درجہ کے ستو آپ کے لئے بڑی محنت سے تیار کروائے ہیں یہ پی لیجئے۔ تو میں نے وہ ستو زبردستی اپنے غلام اور اپنی سوتیلی ماں کو پلا دئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ستو پیتے ہی غلام تو گھوڑا بن گیا اور میری سوتیلی ماں گھوڑی بن گئی کیونکہ وہ ستو جادو کے تھے۔ مگر یہ جادو میں نے الٹا انہی دونوں پر ڈال دیا۔

یہ قصہ بیان کر کے اس آدمی نے ایک زور کا چابک گھوڑی کے اور ایک چابک اس گھوڑے کے جس پر غلام سوار تھا لگایا۔ اور ان سے پوچھا کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ دونوں نے اقرار کیا۔ اس پر اس آدمی نے کہا دیکھ لیا آپ نے؟ یہ دونوں وہی بدبخت گھوڑی اور گھوڑے ہیں اب میں انہیں شہر شہر

Digitized by khilafat Library Rabwah

لئے پھرتا ہوں اور لوگوں کے سامنے ذلیل کرتا ہوں۔ انہوں نے مجھے مارنے کا ارادہ کیا تھا۔ اب ان کی جانیں میرے ہاتھ میں ہیں۔

جنوں نے قہقہہ مار کر کہا بھئی یہ کہانی سب سے اچھی رہی۔ آؤ بھئی تو بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جا۔

اس پر تینوں جنوں اور تینوں آدمیوں نے میرے متعلق آپس میں مشورہ کیا اور آخری فیصلہ یہی ہوا کہ مجھے چھوڑ دیا جائے۔

لہٰذا پنچایت کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں گھر چلا آیا۔"

(بحوالہ کتاب "دس بڑے مسلمان")

(از سیمہ تدسیہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ حلقہ النور سوسائٹی۔ کراچی)

جب بہادران اسلام نے حیرہ پر حملہ کیا تو آزاد یہ مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے بھاگ گیا۔ مسلمانوں نے قلعوں کو قبضہ میں لے لیا انہی قلعوں میں سے ایک قلعے کا حاکم عمرو بن عبد المسیح تھا۔ مسلمان ایک شب و روز تک قلعوں کو گھیرے رہے تو دوسرے دن عمرو بن عبد المسیح اور ابان بن قبطبہ طائی باہر نکل آئے۔ انہیں حضرت خالد بن ولید کے سامنے پیش کیا گیا تو خالد بن ولید نے عمرو بن عبد المسیح کی طرف توجہ کی اور پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے اس نے جواب دیا کہ "سینکڑوں برس" حضرت خالد نے خیال کیا کہ شاید اس کے ہوش و حواس بجا نہ ہوں۔ اس لئے اس سے بہت سے سوال پوچھے۔ مگر اس نے ہر بات کا صحیح جواب دیا۔ اتفاقاً اس کے ساتھی خادم کے پاس ایک زہر کی پڑیا نکلی اس پر حضرت خالد نے پوچھا "اسے کیوں ساتھ لائے ہو؟" اس نے کہا "اس خیال سے کہ اگر تم نے میری قوم کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو میں اسے کھا کر مر جاؤں اور اپنی قوم کی ذلت، تباہی نہ دیکھوں۔

حضرت خالد نے اس پڑیا سے زہر کو نکال کر ہتھیلی پر رکھا اور اس سے کہا "بے موت کوئی نہیں مرتا" اگر موت کا وقت نہ آیا ہو تو زہر میں کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ کہکر حضرت خالد نے

"بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض والسماء الذی لا یضر مع اسمہ داء الرحمٰن الرحیم" پڑھتے ہوئے زہر پھانک لیا۔ حضرت خالد کا اعتقاد اور خدا پر اعتماد دیکھ کر وہ تمام لوگ حیران ششدر رہ گئے۔ جو قلعوں سے نکل آئے تھے اور عمرو بن عبد المسیح کی زبان سے تو یہ کلمہ بے اختیار نکل گیا۔ جب تک تمہاری شان کا ایک آدمی بھی تم میں موجود ہے تم اپنے کسی مقصد میں ناکام نہیں رہ سکتے۔" یہ تھا عزم ان بہادر انسانوں کا۔

(ماخوذ از تاریخ اسلام)

(امۃ النصیر شہناز منگریل۔ ضلع سرگودھا)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ایک نوجوان نے بڑی محنت سے ایک تصویر تیار کی اور نمائش کے لئے ایک بارونق بازار کے چوک میں رکھدی اور نیچے یہ لکھدیا کہ اس تصویر میں جہاں کہیں نقص ہو وہاں پنسل سے نشان کر دیا جائے۔ مصوّر کو اپنے فن پر بڑا ناز تھا اور اُسے خیال تھا کہ تصویر پر کوئی نشان نہ ہوگا۔ مگر جب شام کو اُس نے تصویر پر ہزاروں نشان دیکھے تو بڑا دل برداشتہ ہؤا۔ اپنے باپ کے مشورے سے اُس نے پھر وہی تصویر تیار کر کے چوک میں رکھی مگر اس دفعہ اُس پر یہ لکھا کہ اس تصویر میں جہاں نقص ہو درست کر دیا جائے۔ شام کو تصویر پر ایک بھی نشان نہ تھا۔ تب مصوّر کے باپ نے کہا۔

"عیب نکالنا آسان ہے مگر اُس سے بہتر کر کے دکھانا مشکل ہے"۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ کی مجلس میں ایک بزرگ کی بہت تعریف کی گئی۔ بادشاہ کو اشتیاق ہؤا اور اُنہیں فرمان بھیج کر بلایا۔ وہ بزرگ جب مجلس میں آئے تو سلام کے بعد کہا

"بادشاہ کی عمر ہزاروں سال کی ہو"

بادشاہ نے کہا کہ آپ نے اپنے پہلے کلام میں ہی حماقت ظاہر کر دی۔ جو آپ جیسے بزرگ کے شایانِ شان نہ تھی۔ بزرگ نے جواباً کہا کہ آدمی کی حیات بقائے بدن پر موقوف نہیں۔ نیک نام کی زندگی وفات کے بعد دوسری حیات ہے۔

میری عرض یہ تھی کہ آپ کا نام تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے۔ بادشاہ اُن کے اس جواب سے بے حد خوش ہؤا اور انہیں انعام و اکرام سے نوازا۔

(محمود احمد انجم۔ ڈیرہ غازیخاں)

تم کس طرح کامیاب ہو گے؟

از سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام:-

"اگر تم چاہتے ہو کہ..... لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ۔ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب تم کامیاب ہو جاؤ گے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲)

Digitized by khilafat Library Rabwah

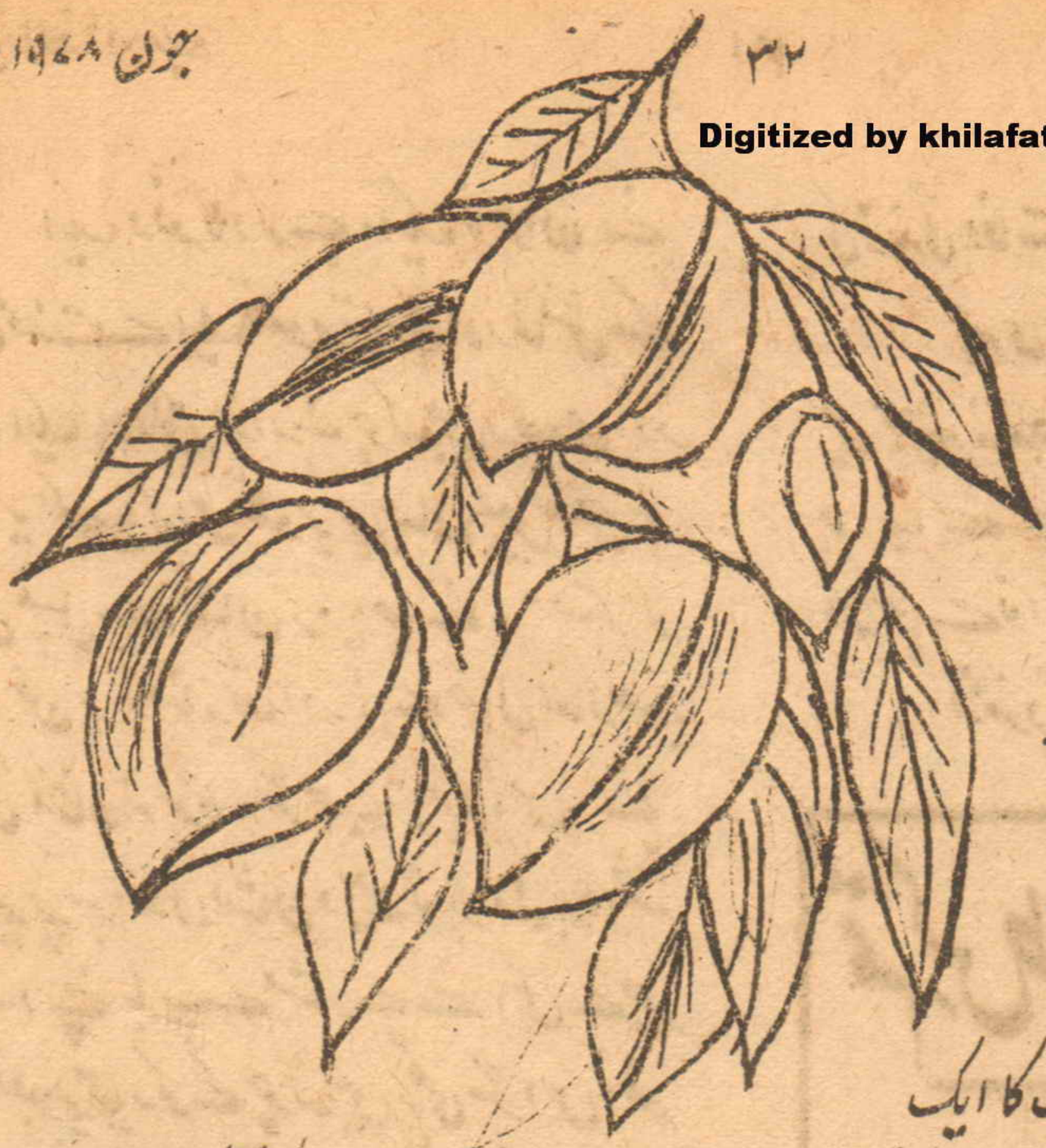

آڑو

آڑو سفید، سبز یا زرد رنگ کا ایک مشہور پھل ہے۔ اسے درخت کے بجائے اگر پودا کہا جائے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس کے پودے کا قد دس بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اس کے پتے نوکیلے سبز ہوتے ہیں۔ پھل لگنے سے پہلے پھول آتے ہیں جو گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ جب یہ پھول آجائیں تو بس سمجھ لیں کہ اب میٹھے میٹھے آڑو لگنے والے ہیں۔

سفید رنگ کے آڑو کا اصل وطن ایران ہے۔ لیکن زرد رنگ کا آڑو پاکستان سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ یہیں سے اس کی نسل ایران اور ترکی گئی۔

ویسے تو پھلوں کے متعلق اپنی اپنی پسند ہوتی ہے لیکن عام طور پر کہا جاتا ہے کہ لذت کے اعتبار سے آڑو کو سیب کے بعد دوسرا درجہ حاصل ہے۔ صوبہ سرحد کا آڑو بہت لذیذ بہت بڑا اور خستہ ہوتا ہے اس کی پرانی شاخیں پھل دینے کے بعد بیکار ہو جاتی ہیں اور سردیوں میں اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

آڑو کا عام پودا دس سال تک پھل دیتا ہے پھل پکنے کی مدت مئی سے ستمبر تک ہوتی ہے۔ چھوٹے اور سفید آڑو جلد پک جاتے ہیں جبکہ بڑے اور زرد آڑو ستمبر تک پک کر تیار ہوتے ہیں۔ آڑو کی گھٹلی بہت ہی سخت ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کی گری نکال کر اس سے تیل نکالا جائے تو یہ تیل کانوں کی بہت سی بیماریوں کی دوا ہے۔ خاص طور پر جن لوگوں کو کم سنتا ہو۔ اگر وہ یہ تیل رات کو سوتے وقت کانوں میں ڈالیں تو بہت فائدہ مند ہے۔

(منور احمد طاہر۔ عزیز آباد کراچی)

Digitized by khilafat Library Rabwah

بہادر بچے

امۃ الشفیق قیصر بنت محترم صفدر علی صاحب کنڑی (سندھ)

سہیل اپنے ماموں کے گھر آیا ہوا تھا۔ سب خوش تھے اور خصوصاً ارشد تو بہت خوش تھا کیونکہ سہیل اسکا دوست اور ہم عمر تھا۔ اور جب دونوں اکٹھے ہوئے تو گھر میں شرارتوں کا طوفان آگیا اور بے چاری ہما کی جو ارشد کی بڑی بہن تھی شامت آگئی۔ آخر اس نے تنگ آکر ارشد کو دو تین تھپڑ رسید کر دیئے۔ بیچارہ ارشد تلملا کر رہ گیا۔ سہیل چونکہ مہمان تھا اس لئے سزا سے بچ گیا۔ چنانچہ وہ علیحدہ ہو کے اور ہما کے خلاف سازش کی کہ رات کو اسے ڈرائیں گے۔

رات کو جب سب سو گئے تو وہ اپنے کمرے سے نکلے کہ اب سازش کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں چنانچہ آہستہ آہستہ آگے بڑھے تو انہوں نے کسی کے چلنے کی آواز سنی تو فوراً سیڑھیوں کے نیچے چھپ گئے انہوں نے سمجھا۔ ارشد کے والد صاحب ہیں۔ سہیل نے اوٹ سے دیکھا تو ایک نقاب پوش تھا جو اسی طرف آرہا تھا۔ سہیل نے پاس ہی پڑی ہوئی لوہے کی سلاخ اٹھائی اور جب وہ نقاب پوش اس کے قریب سے گزرنے لگا تو سہیل تیزی سے باہر نکلا اور اس کے سر پر زور سے سلاخ ماری جس سے وہ لڑکھڑا گیا۔ دونوں نے گرنے سے پہلے اسے پکڑ لیا اور اسے نیچے لٹا دیا اور اس کی تلاشی لینے لگے۔ تو اس کی جیب سے ایک پستول نکلا اور قریب ایک رومال پڑا ہوا ملا۔ انہوں نے اسے پکڑا تو اس میں سے عجیب سی بو آئی۔ وہ سمجھ گئے یہ بے ہوش کرنے کے لئے ہے۔ ابھی وہ تلاشی لے ہی رہے تھے۔ پھر کسی کے چلنے کی آواز آئی۔ انہوں نے اسے سیڑھیوں کے نیچے گھسیٹا۔ اب کی بار دونوں تیار ہوئے کہ آنے والا ضرور اس کا ساتھی ہوگا۔ ارشد نے جونہی وہ قریب آیا اس کی ٹانگوں میں سلاخ ماری اور سہیل نے لپک کر وہ رومال اس کے منہ پر رکھ دیا جس سے وہ نقاب پوش بے ہوش ہو گیا۔ اور نیچے گر پڑا۔ گرنے کے شور سے ارشد کے ابا جاگ پڑے۔ انہوں نے پوچھا کون ہے تب انہوں نے سارا واقعہ بتایا۔ ارشد کے والد صاحب پولیس کو فون کرنے چلے گئے۔ اور ارشد ہما اور اپنی امی کو جگا کر لے آیا۔ ہما تو ان ڈاکوؤں کو دیکھ کر کانپنے لگی اور وہ دونوں اسے مذاق کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد پولیس آئی تو انہیں خیال آیا کہ گیٹ کیپر کہاں ہے تو وہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

اسے ڈھونڈنے لگے۔ آخر بے ہوش پڑا ہوا باغیچہ میں ملا۔ جب اسے ہوش میں لایا گیا تو اس نے بتایا کہ گیٹ پر دستک دی گئی۔ میں نے پوچھا کون ہے تو آواز آئی جمیل۔ میں نے سمجھا سہیل کے والد صاحب ہیں دروازہ کھول دیا۔ اچانک ایک نقاب پوش نے میرے منہ پر رومال رکھ دیا پھر مجھے کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا۔

اس کے بعد پولیس دونوں ڈاکوؤں کو گاڑی میں ڈال کر لے گئی۔ اور جب شہر میں پتہ لگا کہ اس طرح دو ڈاکو پکڑے گئے تو پریس رپورٹر ارشد کے گھر آئے اور اپنی اپنی رپورٹیں تیار کیں۔ پھر اگلے دن اخباروں میں سہیل اور ارشد کے کارنامہ کی خبر چھپی اور ساتھ ہی ان کے فوٹو بھی اور پولیس کی طرف سے اعلان ہوا کہ دونوں بہادروں کو ایک ہزار روپیہ کا انعام دیا جائے گا۔ اور یوں وہ دونوں اپنے اس کارنامے سے بہت خوش ہوئے۔

ربوہ کا سفر

جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کے لئے اسلام آباد کی جماعت نے تین بسوں کا انتظام کیا تھا۔ تا سب دوست مل کر ربوہ جلسہ سالانہ پر جا سکیں۔ انتظام اور فیصلہ کے مطابق مجھے اپنے ابا جان امی جان اور بہن بھائیوں کے ساتھ شالیمار سات والی بس میں بیٹھنا تھا۔ یا یوں کہ ہماری سیٹ شالیمار سات کی بس میں ریزرو تھی۔ ۲۴ دسمبر کی رات بارش ہو رہی تھی۔ دس بجے کے بعد میرے بھائی جان نسیم ہمارے سیکرٹری کی بس لائے۔ ڈرائیور نے رات ہمارے گھر قیام کیا اور علی الصبح اٹھ کر تیاری کی اور سات بجے صبح بس میں بیٹھ گئے۔ تینوں بسیں اپنے اپنے محلے سے ہو کر لال کوارٹر اکٹھی ہو گئیں۔

روانگی کے پروگرام کے مطابق ابا جان نے دعا کرائی۔ اور تینوں بسیں سب احمدی دوستوں کو لیکر ربوہ کے لئے چل پڑیں۔ ہم نے چکوال اور سرگودھا کے راستہ جانا تھا۔ اللہ میاں نے بارش روک دی تھی۔ چکوال کے بعد اونچی جگہ کلر کہار پہنچ کر سب دوستوں نے کھانا کھایا۔ نماز باجماعت ہوئی اور پھر چل پڑے۔ خوب رونق تھی سب احمدی اکٹھے جا رہے تھے۔ دعائیں کرتے۔ اور تینوں بسیں آگے پیچھے خدا کے فضل سے ۵ بجے شام ربوہ اپنے مرکز پہنچے۔ اللہ میاں کا شکر ادا کیا کہ راستہ بخیریت گذرا۔ اسی طرح تینوں بسیں ۲۹ دسمبر کو صبح ۹ بجے چل کر شام کو اسلام آباد جا پہنچیں اور ہم سب اللہ میاں کے فضل سے جلسہ دیکھ کر بخیریت گھر واپس آ گئے۔

(نسیمہ رفعت وہاب بنت مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد)

Digitized by khilafat Library Rabwah

یادداشت

الطاف قدیر۔ مجلس عزیزآباد۔ کراچی

ہر سال آپ کو اسکول میں امتحان دینا ہوتا ہے۔ ان امتحانات کی تیاری کے لئے آپ کو سب سے زیادہ اپنے حافظے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ اسی کے ذریعہ ہم کسی بات یا مضمون کو کافی عرصہ گزر جانے کے بعد بھی دوبارہ بیان کر سکتے ہیں۔

یہ انسان کی فطرت ہے کہ جن باتوں سے اُسے دلچسپی ہوتی ہے وہ اُسے عرصۂ دراز تک بھی نہیں بھولتیں لیکن جن باتوں سے دلچسپی نہ ہو وہ زیادہ دیر تک یاد نہیں رہتیں۔

ماہرینِ نفسیات انسان کی یادداشت کو بہتر بنانے کے لئے ایک دلچسپ ذہنی ورزش تجویز کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کسی پین کو لیکر کسی پُرسکون جگہ پر بیٹھ کر روزانہ ایک ہی وقت پر اس کی بناوٹ، رنگ، وغیرہ کا بغور مطالعہ کریں۔ پھر آنکھیں بند کر کے ذہن میں اس پین کی ساخت پر غور کریں اور جو کچھ آپ کو یاد رہا ہو اُسے ذہن میں دہرائیں۔ کچھ روز کے بعد کوئی اور چیز لے کر یہی عمل دہرائیں۔ یاد رہے کہ وقت روزانہ ایک ہی ہو۔ جب تقریباً ڈیڑھ دو ماہ کا عرصہ گزر جائے تو آپ کسی کتاب کا کوئی صفحہ غور سے پڑھیں اور آپ کو جو کچھ بھی یاد رہا ہو اُسے آنکھیں بند کر کے ذہن میں دہرائیں۔ یہ عمل بھی کم از کم ایک ماہ کریں۔ اگر آپ محنت کے ساتھ اس ورزش کو کرتے رہیں تو آپ کا ذہن کتابوں میں لکھی ہوئی باتوں کو بھی لمبے عرصہ کے لئے یاد رکھنے کے قابل ہو جائے گا۔

یہ آپ خود آزما کر دیکھ لیں۔ ممکن ہے کسی کا ذہن اس میعاد سے قبل ہی بہت بہتر ہو جائے۔

کسی لفظ یا بات کو یاد رکھنے کے لئے ایک اور طریقہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جسے MNEMONICS کہتے ہیں۔ اس کا تلفظ "نیمونکس" ہوگا یعنی N سے پہلا M ۔ اکو ہوگا۔ یا اس کی آواز نہیں ہوگی۔

مثال کے طور پر قرآن مجید میں آیا ہے:۔

"صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ..... الخ"

(سورۃ البقرہ)

جس کا مطلب ہے۔ بہرے۔ گونگے۔ اندھے۔۔۔ ۔۔۔" لیکن اس کے یاد رکھنے میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے۔ اس کے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے صُمٌّ

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہے۔ اس کی آواز ہم سے ملتی ہے اس لئے اس سے بنا "گن" نہیں سکتے۔ پھر ہے "بکسمہ" اس کی آواز ب سے مشابہ ہے۔ اس لئے اس سے یاد رکھیں "بول نہیں سکتے" یعنی گونگے ہیں۔ پھر "مضغی" اس کی آواز "ل" سے ملتی ہے اس سے یاد رکھیں کہ اندھے ہیں۔

اسی طرح سے انگریزی زبان کے دو ہم آواز الفاظ ہیں۔ "WEEK" اور "WEAK"

ایک دفعہ ایک چھوٹا سا طالبعلم تھا جو ان دو الفاظ کے معنے اکثر الٹ کر لیا کرتا اور استادوں کے بارہا سمجھانے کے باوجود وہ اس الجھن سے نجات نہ پا سکا وہ یہ تو یقیناً جانتا تھا کہ ایک لفظ کا ترجمہ "کمزور" ہے اور دوسرے کا "سات دن کا عرصہ" لیکن لکھتے وقت وہ کبھی ایک یا کبھی دوسرا انہی معنوں میں استعمال کرتا رہتا اور استادوں کی جھڑکیاں سہتا رہتا۔ حسن اتفاق سے ایک بار اُس کے والد کی ملاقات ایک ماہر نفسیات سے ہو گئی۔ اور اُس نے اپنے بیٹے کی اس الجھن کا تذکرہ کیا۔

ماہر نفسیات نے اس ننھے بچے کو اپنے پاس بلایا اور یوں سمجھایا کہ "بیٹے دیکھو اگر دو بھائی کندھے سے کندھا ملا کر کسی دشمن کے مقابل میں کھڑے ہو جائیں تو کیا وہ "کمزور" ثابت ہوں گے؟

بچے نے جواب دیا کہ "نہیں" "دو مل کر تو زیادہ طاقتور ہو جائیں گے۔

تب ماہر نفسیات نے کہا۔ بیٹے! اب یوں سمجھو کہ ایک "E" ایک بھائی ہے اور دوسرا E دوسرا بھائی۔ اب اگر دونوں ہی کندھے ملا کر کھڑے ہو جائیں جیسے کہ لفظ "WEEK" میں ہے تو اب اس کا مطلب "کمزور" کیسے ہو گا؟ پس کمزور دوسرے "WEAK" کا مطلب ہے اور یوں وہ بچہ زندگی بھر کے لئے اس الجھن سے نجات پا گیا۔

یہ صرف دو مثالیں ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے مطابق اور موقعہ و محل کے اعتبار سے اپنی مرضی کا کوئی جملہ بنا لیں یا کوئی اور چیز مقرر کر لیں۔ اس کی مدد سے بھی آپ کئی چیزیں یاد رکھ سکتے ہیں۔

ہر قسم کے ٹیلیویژن۔ ریفریجریٹر۔
ایئر کنڈیشنرز اور سلائی مشین کے چولہوں
وغیرہ کی خرید و فروخت
کیلئے
محمود ٹیلیویژن کمپنی
۲۱ ہال روڈ لاہور
فون نمبر ۵۲۸۲۱

Digitized by khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

سلاد بنانے کا طریقہ

آلو :- چھ عدد - سلاد - ایک گٹھی۔
مٹر - ایک پاؤ - چار بڑے چمچ دہی کے۔
چقندر - مولی - گاجر وغیرہ - ہری مرچ - سُرخ مرچ - سیاہ مرچ - نمک - حسب ذائقہ ڈالیں۔

ترکیب :-

آلو کو چھیل کر دو حصوں میں تقسیم کرلیں۔ ہر حصے کو اندر سے کھرچ کر پیالہ نما شکل بنالیں۔ پھر سب ٹکڑوں کو چپس کی طرح تل لیں۔

مٹر کے دانے، چقندر، ہری مرچ۔ گھی میں تل لیں۔ ساتھ ہی آلو کا گودا بھی تل لیں۔ (جو کہ کھرچنے سے آلوؤں میں سے نکلا ہے) اس کے ساتھ ہی آلوؤں کے تلے ہوئے ٹکڑوں میں یہ سب کچھ بھر لیں۔ مولی اور گاجر کو درمیان سے کھوکھلی کرکے رکھ دیں۔

سلاد بھی پلیٹ میں ڈال دیں۔ پلیٹ میں اچھی طرح سجا کر پیش کریں۔ بہت مزا دے گا۔

قیمہ بھرے کباب

قیمہ باریک - ایک سیر۔ بیسن ایک سیر
سیاہ مرچ - تین تولہ
سُرخ مرچ - نمک - پانی حسب ضرورت۔

ترکیب :-

بیسن کو پانی میں گاڑھا گھول دیں۔ اس میں مرچ ملالیں۔ پھر قیمہ کو بھی اس کے اندر ڈال دیں۔ پھر اس کی پکوڑیاں بنا کر تل لیں۔ چٹنی کے ساتھ مزے لے لے کر کھائیں۔

(زاہدہ سلام دارالصدر غربی الف ربوہ)

ٹماٹر پلاؤ

ترکیب :- سیر بھر گوشت کی یخنی تیار کر لیجئے۔ پھر اس میں آدھ سیر چاولوں کے ساتھ ایک سیر ٹماٹر کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے کرکے ڈالئے اور اُوپر سے سیاہ مرچ۔ لونگ۔ الائچی اور زیرہ سے بگھو دیجئے۔

ٹماٹر پلاؤ بالکل سادے پلاؤ کی طرح پکتا ہے لیکن بہت لذیذ ہوتا ہے۔

(زینت الاسلام ماڈی پور کراچی)

Digitized by khilafat Library Rabwah

قیمہ اور آلوؤں کی لذیذ بریانی

اشیاء:-

چاول آدھ سیر۔ قیمہ آدھ سیر۔ آلو ڈیڑھ پاؤ۔ ٹماٹر دو عدد۔ ادرک ایک چھٹانک۔ زردے کا رنگ حسب ضرورت۔ دہی ایک پاؤ۔

ترکیب:-

سب سے پہلے آلو اور قیمہ کا سالن ٹماٹر ڈال کر اچھی طرح تیار کر لیں۔ نمک مرچ اور گھی حسب ضرورت۔ آلوؤں کے چار چار ٹکڑے کر کے پکائیں۔ اس کے بعد چاولوں کو اُبال لیں۔ پھر ادرک کو باریک پیس کر دہی میں ملا کر خوب ہلا لیں۔ چاولوں کو دو حصّوں میں تقسیم کر لیں۔ پہلے دیگچی میں چاولوں کی ایک تہہ جمائیں۔ اس پر پکا ہوا سالن اور ادرک ملی دہی ڈال دیں۔ اُس پر چاولوں کی دوسری تہہ جما دیں اس پر زردے کا رنگ چمچہ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا ڈالیں اور اس کے بعد پیاز اور گھی کا بگھار لگائیں۔ پھر ڈھکن دے کر دم کے لئے رکھ دیں۔ بریانی تیار ہے۔ بہت ہی لذیذ ہوگی۔

(عارفہ بیگم بنت محمد شفیع مغل چک ۳۳ ج سرگودھا)

آم کی چٹنی

آم کی چٹنی کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں درکار ہوں گی۔

آم ایک سیر۔ چینی ½ ۱ سیر۔ بجھا ہوا چونا چائے والے دو چمچ۔ کالی مرچیں پسی ہوئیں۔ تھوڑی مقدار میں۔ سُرخ مرچیں ایک چھوٹا چمچ۔

ترکیب:-

سب سے پہلے آموں کی باریک پھانکیں کاٹ لیں اور برتن میں چونا اور پانی ملا کر اُس میں پھانکیں ڈال دیں۔ تقریباً دو تین گھنٹے تک اسی طرح رہنے دیں۔

پھر پھانکیں نکال کر انہیں دو تین مرتبہ دھو کر اُبال لیں اور خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔

اب چینی کو کسی برتن میں ڈال کر اُس میں کچھ پانی بھی شامل کر لیں اور پکائیں۔ پھر کچھ دیر بعد اس میں پھانکیں۔ کالی مرچیں اور سُرخ مرچیں ڈال دیں اور پکاتے جائیں۔ جب پھانکیں بالکل شیشے کی طرح بے رنگ ہو جائیں اور شیرہ پھانکوں سے بالکل چپک جائے تو اتار لیں۔

(نگہت رشید ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد)

ناصرات الاحمدیہ

کو چاہیئے کہ وہ اپنے صفحات کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں۔ اور اپنے مضامین، نظمیں اور خوبصورت پھول تشحیذ میں اشاعت کے لئے بھیجیں۔

(ادارہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

خوبصورت گلدستہ

نسیم اختر

کوٹ عبدالمالک

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک پھول

نسیم اختر
کوٹ عبدالمالک

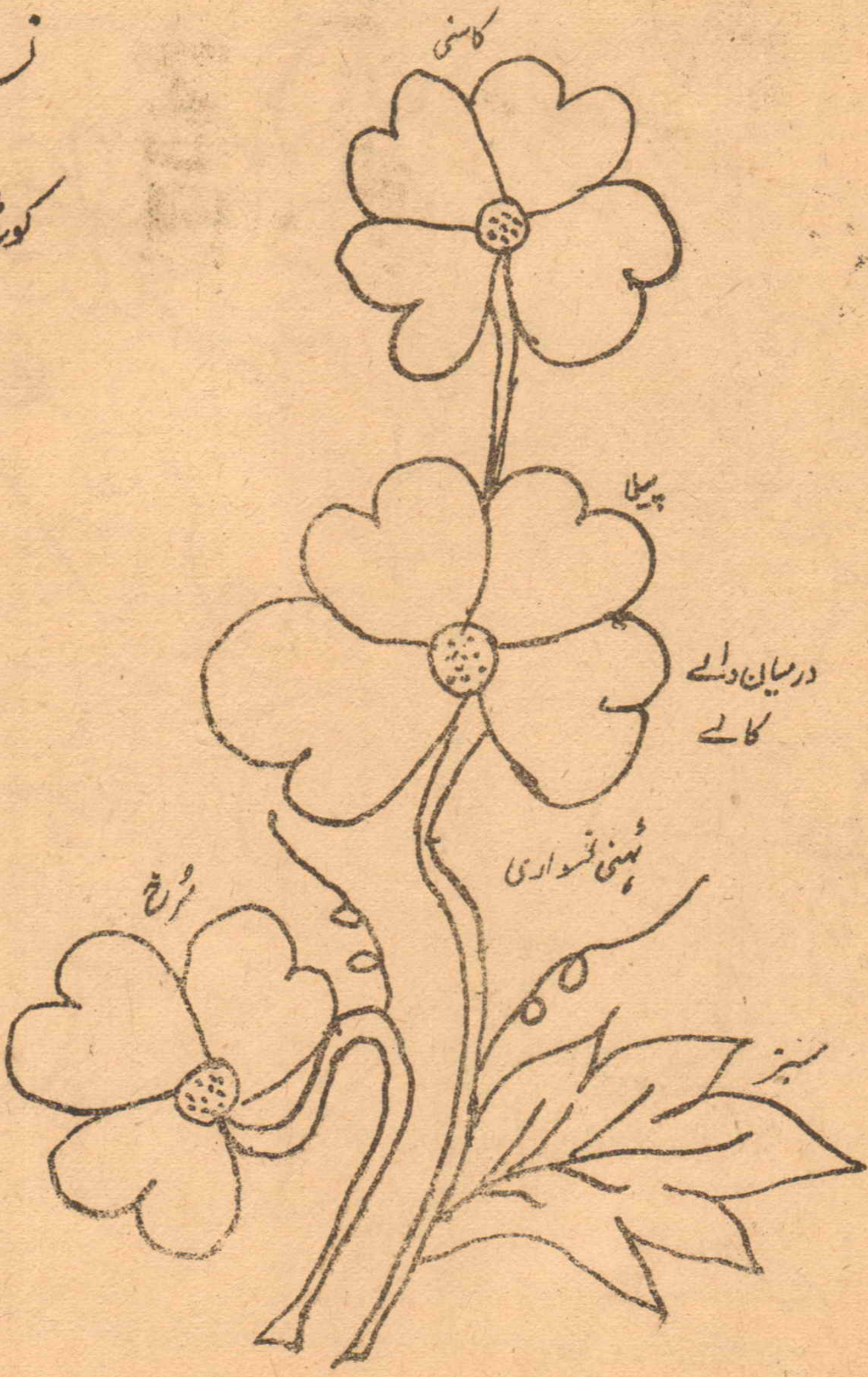

Digitized by khilafat Library Rabwah

عجائباتِ دنیا ـــــ دیوارِ چین

جناب رشید احمد ارشد ۔ اسلام آباد

آپ پیکنگ سے شمال مغرب کی طرف جانے والی گاڑی میں سوار ہوں تو کچھ دیر بعد آپ کو ایک عظیم الشان پہاڑ نما دیوار دکھائی دے گی ۔ یہ دیوارِ چین ہے جو دنیا کے عجائبات میں سے ہے ۔ اور چین جانے والے ہر شخص کیلئے باعثِ کشش ہے ۔

یہ دیوار اونچی نیچی اور شاداب پہاڑیوں پر بل کھاتی ہوئی بڑی دور تک چلی گئی ہے ۔ اس کی وسعت و ہیبت ایک مرتبہ تو انسان کو حیران کر دیتی ہے ۔

اس دیوار کی تعمیر آج سے قریباً دو ہزار برس پہلے اس وقت شروع ہوئی جب چین کی مختلف ریاستیں آپس میں گتھم گتھا ہو رہی تھیں ۔ اس کے بعد جب چھن خاندان کا دورِ حکومت آیا تو دس سال سے زیادہ مدت میں اس کے مختلف حصوں کو آپس میں ملا دیا گیا ۔ اور اس کو مزید وسعت دی گئی ۔ اور اس کے بعد بھی مختلف ادوار میں اس کی مضبوطی میں اضافہ کیا جاتا رہا ۔

یہ عظیم دیوار مشرق میں درہ شنگھائی سے شروع ہو کر مغرب میں درہ چیا یو تک چلی گئی ہے ۔ ساری دیوار کی کل لمبائی ۱۲۰۰ میل (۲۵۰۰ K.M) بنتی ہے ۔ دروں اور فوجی اہمیت کی جگہوں پر اس دیوار کی کئی کئی منزلیں بنائی گئی ہیں ۔ اس طرح اس کی لمبائی قریباً ۴۵۰۰ میل تک جا پہنچتی ہے ۔

اس کی اونچائی قریباً ۲۴ فٹ اور چوڑائی ۱۶ سے ۲۱ فٹ تک ہے ۔ اگر اس دیوار میں لگی ہوئی اینٹوں سے دس فٹ اونچی اور ۴ فٹ چوڑی دیوار بنائی جائے تو ایسی دیوار پوری دنیا کو گھیرے میں لے سکتی ہے ۔

دیوارِ چین نے اگرچہ دو ہزار سال تک طوفانوں اور بارشوں کے صدمات برداشت کئے ہیں ۔ لیکن اس کا بڑا حصہ ابھی تک بالکل صحیح حالت میں ہے اور اس کی بنیادیں ابھی تک بہت مضبوط اور چینی قوم کے عزم و ہمت کی داستان دہرا رہی ہیں ۔

(ترجمہ)

بچے اپنے خطوط سیاسی سے خوشخط لکھا کریں اور کاغذ کے ایک طرف ہی لکھ کر بھیجیں ۔ اپنا پتہ صاف لکھیں ۔

(مینیجر)

Digitized by khilafat Library Rabwah

مُسکرائیے

(۱)

ٹی وی اناؤنسر کے گھر پارٹی تھی۔ جب کھانا تیار ہوگیا تو موصوفہ مہمانوں میں پہنچیں اور جھک کر بولیں۔

"یہ کھانا آپ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے نعماؤں سے پیش کیا جارہا ہے۔"

(زاہدہ، نجم الثاقب۔ ربوہ)

(۲)

ایک دیہاتی شہر میں آیا۔ اُس کے پیچھے کُتے لگ گئے۔ اُس نے جلدی سے زمین سے پتھر اُٹھانے کی کوشش کی لیکن پتھر زمین میں دبا ہوا تھا دیہاتی نے زور لگایا مگر نہ نکلا۔ اس پر وہ جھنجھلا کر بولا۔

"شہر کے لوگ عجیب ہیں کتوں کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں اور پتھروں کو باندھ دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمد باجوہ۔ ربوہ)

(۳)

تین افیمی رات کے وقت نہر کے کنارے کسی چیز کو نہر میں پھینکتے ہوئے گرفتار ہوئے جب انہیں میجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا تو میجسٹریٹ نے ایک افیمی سے پوچھا تم رات گئے نہر کے کنارے کیا کر رہے تھے۔ اس نے جواب دیا میں خربوزے نہر میں پھینک رہا تھا۔ جب میجسٹریٹ نے دوسرے سے یہی سوال پوچھا تو اُس نے بھی یہی جواب دیا۔ میجسٹریٹ نے تیسرے افیمی سے کہا کہ تم بھی نہر میں خربوزے پھینک رہے تھے تو اس نے جواب دیا۔ نہیں البتہ میں ہی وہ خربوزہ ہوں جسے یہ دونوں نہر میں پھینک رہے تھے۔

(اسمٰعیل مبارک احمد ۲۸ راجپور جنوبی راولپنڈی)

(۴)

ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ایک مسافر نے صبح کے وقت منیجر کو بلایا اور شکایت کی۔ کہ میرے پاس ایک ہی پتلون تھی وہ ہوٹل کے کسی نوکر نے چرالی ہے منیجر نے کہا۔ کہ ہمارے ہوٹل کے تمام ملازم نہایت دیانت دار ہیں۔ آپ ذہن پر زور دیجئے کہ کل جب آپ ہوٹل میں تشریف لائے تھے۔ تو کیا آپ پتلون پہنے ہوئے تھے۔

(عامر خلیل اوپل۔ گجرات)

(۵)

گاہک نے تنگ آکر کہا "دو گھنٹے سے بیٹھا

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہوں اور تمہارے ہاں کھانا ہے کہ ابھی تک تیار نہیں ہوا؟

ہوٹل کے بیرے نے جلدی سے جواب دیا کہ یہ بات نہیں ہے۔ جناب! کھانا تو چار دن سے تیار ہے۔ بس ذرا گرم ہو رہا ہے۔

(جعفر بیس ڈرگ روڈ کراچی)

(۶)

ماہر نفسیات سے ایک مریض نے شکایت بیان کی کہ میں ساری ساری رات خود کو کرکٹ کھیلتا دیکھتا ہوں اور ایسا عرصہ دراز سے ہو رہا ہے۔ ماہر نفسیات نے مشورہ دیا کہ وہ سوتے وقت اپنے کسی پسندیدہ مشغلے کا تصور ذہن میں رکھے۔

کیا۔؟ "مریض نے کہا" اور میں آؤٹ ہو جاؤں۔

(مسرور احمد ڈرگ روڈ کراچی)

(۷)

ڈاکٹر! کہو بھئی اب تمہارے مالک کا کیا حال ہے؟

نوکر:۔ جی کہتے ہیں کہ پسینہ بالکل نہیں آیا۔

ڈاکٹر:۔ کوئی بات نہیں میں کل انہیں بل بھیج رہا ہوں۔

ڈاکٹر:۔ (بوڑھے مریض سے) میں تمہیں ایسی دوا دوں گا کہ تم جوان ہو جاؤ گے"

بوڑھا مریض:۔ نہیں نہیں پھر مجھے پنشن کون دے گا!

مسافر:۔ کیا اس ہوٹل کا باورچی بدل گیا ہے؟

بیرا:۔ جی ہاں آپ کو کس نے بتایا؟

مسافر:۔ کسی نے نہیں۔ آج سالن میں سفید بال نکلا ہے۔ پہلے سیاہ بال نکلا کرتے تھے۔

(ناصرہ پروین۔ کروڑی ضلع خیرپور)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطاب۔ علمائے سلسلہ کے اہم مضامین۔ بیرونی ممالک میں جماعتوں کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

اسپین کے ایک مشہور ڈاکٹر ہرمین کا جب انتقال ہوا تو اس کے سامان سے ایک سیل بند کتاب برآمد ہوئی جس کے اوپر لکھا ہوا تھا۔

"ڈاکٹری کے نئے راز"

چونکہ وہ ملک کا تجربہ کار اور مشہور ڈاکٹر تھا اس لئے سینکڑوں آدمی اس کتاب کو حاصل کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب اس کتاب کو نیلام کیا گیا تو آخری بولی پچاس ہزار روپے کی تھی کتاب فروخت کر دی گئی اور روپیہ ڈاکٹر کے وارثوں کو مل گیا۔

کتاب کے نئے مالک نے جب مسالہ توڑ کر کتاب دیکھی تو اس کے کل ۱۰ صفحات تھے۔ جن میں سے ننانوے صفحات خالی تھے اور ایک صفحہ پر لکھا تھا:۔

"اپنے دماغ کو سرد اور پیروں کو گرم رکھو تم بہترین ڈاکٹر بن جاؤ گے"۔

۱۹۳۱ء میں کیوبا میں طویل تھپڑ بازی کا مقابلہ ہوا تھا جس میں وینزویلا اور گوئٹے مالا کی قومی ٹیموں کا مشترکہ نمائندہ پاگیا تھا۔ یہ دونوں نوجوان مسلسل ۳۲ گھنٹے تک ایک دوسرے کو تھپڑ رسید کرتے رہے

حیرت انگیز معلومات

بنگلہ دیش میں گذشتہ دنوں زلزلہ آیا۔ پورے آٹھ دن بعد ایک جگہ سے جب ملبہ اٹھایا گیا تو وہاں سے اڑسٹھ سال کی ایک بڑھیا زندہ نکلی۔ طبی امداد کے بعد اس نے بتایا کہ زلزلہ کی وجہ سے میں ایک کمرہ میں بند ہو گئی تھی۔ خوش قسمتی سے میرے کمرہ میں ریڈیو بھی تھا جس کے ذریعہ سے مجھے پتہ چلتا رہا ہے کہ اب ملبہ ہٹانے والی ٹیم کس جگہ ہے اور اسی امید پہ زندہ رہی کہ ٹیم اس جگہ پہنچنے والی ہے۔ جہاں وہ زندہ دفن ہے۔ اور پھر اس کو زندہ نکال لیا گیا۔

(عمر و سعد خاور سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ)

پرانے میں مینڈک کی ایک قسم پائی جاتی ہے جس کی آنکھوں پر دو چھوٹے چھوٹے سینگ ہوتے ہیں۔ یہ مینڈک کتے کی طرح بھونکتے ہے اس کے دانت بہت زہریلے ہوتے ہیں۔ اس

Digitized by khilafat Library Rabwah

ں سے گھوڑے کو کاٹ لے تو وہ موقع ہی پر مر جاتا ہے۔

(امین احمد تنویر۔ نثار احمد۔ چونیاں)

عجیب کتاب

دنیا کی سب سے چھوٹی کتاب ٹیکہ پیسے کے نیچے چھپ سکتی ہے۔ یہ کتاب ایک انچ کا حصہ ہوتی ہے۔ اس میں ایران کے مشہور شاعر عمر خیام کی رباعیات کے ۶۴ باتصویر صفحات ہیں۔

(شاہدہ حسان لاہور)

دلچسپ و عجیب

جرمنی میں ایک شخص جم آئرنانی ہے جس کے کان نہیں ہیں اور وہ منہ سے سنتا ہے۔

(ملک طلعت محمود احمد شاد شمس آباد پتوکی)

نازک مزاج ہاتھی

چھ ماہ پہلے کا ذکر ہے۔ ایک دفعہ جنوبی افریقہ کے چڑیا گھر میں ہاتھی بچوں کو سواری کروا رہا تھا کہ ایک شخص نے اس کے سامنے سے اخبار پھینک دیا۔ ہاتھی نے ناراض ہو کر کام کرنا چھوڑ دیا۔ چھ ماہ تک وہ بچوں کو سواری نہیں کراتا اور خبر کریں تو غضب ناک ہو جاتا ہے۔ میونسپلٹی نے ہاتھی کا نفسیاتی تجزیہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

بجلی کا ریڈیو

آسٹریلیا کی سٹینڈرڈ ٹیلی فون اینڈ کیبلز لمیٹڈ سڈنی کی فرم نے "بیکن" ریڈیو ایجاد کیا ہے۔ یہ ریڈیو بجلی کی طاقت خود پیدا کر کے چلتا ہے۔

لاجواب دوائی

آسٹریلوی سائنسدان فیڈرمن نے ایک ایسی دوائی ایجاد کی ہے جسے سیب اور سنگترے کے درخت پر چھڑکنے سے پھلوں کا بیج غائب ہو جاتا ہے۔ اور ان کے حجم میں ڈیڑھ گنا اضافہ ہو جاتا ہے

تیز رفتار مچھلی

بحر اوقیانوس میں دنیا کی سب سے تیز رفتار مچھلی ملتی ہے۔ مقامی زبان میں اسے "سورڈ" کہتے ہیں۔ یہ مچھلی ۲۱۸ میل یومیہ سفر کر سکتی ہے۔

طویل ترین مرگ

دنیا کی طویل ترین مرگ "سیمن" ہے یہ مرگ ۱۲ سال لمبی ہے اور سوئیڈر لینڈ کو اٹلی سے ملاتی ہے۔

(قندسیر نور قدسی۔ محمد شاہ بقیم نوشہرہ ماہیوال)

Digitized by khilafat Library Rabwah

چند معلوماتی عجائبات

مرسلہ: عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال شیخوپورہ

ایک گھڑی ہے جو گرینچ آبزرویٹری کے ٹاؤن ہال پر لگی ہوئی ہے۔ اس کا وزن ۴ ٹن ہے اور ہاراں مختلف حصوں کے علاوہ اس میں ایک لاکھ رسس ہزار پرزے کام کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے وقت میں اگلے تین سو سالوں میں جو فرق پڑے گا وہ ایک سیکنڈ کے چودھویں حصے کے برابر ہوگا۔ اسے ڈنمارک کے ایک ماہر جینلیس آلسن نے بنانا شروع کیا اور وہ اس کی تکمیل سے قبل ہی وفات پا گیا۔ اس گھڑی کو دنیا کی صحیح ترین گھڑی کہا جاتا ہے۔

روشنی کی رفتار سب سے پہلے مائیکلسن نے دریافت کی اور اعداد و شمار کے بعد اس نے بتایا۔ کہ روشنی ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار ۲۷۱ میل سفر کرتی۔ لیکن نیشنل فزیکل لیبارٹری کے ڈاکٹر "الیسن" نے کہا ہے کہ یہ رفتار صحیح نہیں ہے۔ روشنی کی بالکل صحیح رفتار اس رفتار سے ۱۱ میل فی سیکنڈ زیادہ ہے یعنی روشنی کی اصل رفتار ۱۸۶۲۸۲ میل فی سیکنڈ ہے۔

سائنسدانوں نے جب یہ دیکھا کہ گوشت اور روٹی کھانے والے جانور یعنی کتا اور بلی اپنی مرضی سے گھاس بھی نوش کر لیتے ہیں تو بہت حیران ہوئے اور انہوں نے اس بات پر خاص تجربات کئے جس کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ کتے اور بلیاں عام حالات میں کسی صورت بھی گھاس نہیں کھاتے سوائے اس کے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے معدے میں کوئی نقص ہے۔ اور اس طرح گھاس غذا کے طور پر نہیں بلکہ بطور علاج یہ کھاتے ہیں۔

مرد اور عورت کے دماغ کا فرق

عام سائنسدانوں کا خیال ہے کہ مختلف آدمیوں کے سر میں پائے جانے والے جس حصہ کو ہم دماغ کہتے ہیں اس کے بڑے یا چھوٹے ہونے سے آدمی کی ذہانت کا بھی علم معلوم ہوتا ہے۔ جتنا جس شخص کا دماغ بڑا ہوگا اتنا ہی وہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

وسیع الدماغ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کی نسبت مرد زیادہ دماغی کام کرتے ہیں۔ کیونکہ مرد کے دماغ کا اوسطاً وزن عورت کے دماغ سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایک مرد کے دماغ کا اوسط وزن ۴۹ اونس ہوتا ہے۔ جبکہ یہی وزن عورت کی صورت میں صرف ۴۴ اونس ہوتا ہے۔

نہر پاناما

یہ نہر پچاس میل لمبی ہے۔
اس کی چوڑائی ۵۰۰ فٹ
اور گہرائی ۴۰ سے ۸۵ فٹ تک ہے۔

اصل نہر میں سب سے حیران کن بات یہ ہے۔ کہ یہ نہر۔ نہر سویز کی طرح سمندر کی اہم سطح نہیں۔ بلکہ اس نہر میں داخل ہونے کے لئے جہازوں کو مختلف مشینوں کے ذریعہ ۸۵ فٹ کی اونچائی تک اٹھانا پڑتا ہے۔

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
مشرق و مغرب میں ہیں یہ دین پھیلانے کے دن
اس چمن پر جبکہ تھا دورِ خزاں وہ دن گئے
اب تو ہیں اس باغ پہ بار و بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضد و تعصب مٹ چکے
آ گئے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے ہیں اب گالیاں کھانے کے دن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایمان لائیں لوگ
جبکہ ہر ملک و وطن پر ہیں عذاب آنے کے دن

(از حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

With

COMPLIMENTS

NISAR

&

COMPANY

★IMPORTERS
★EXPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING,
CHAUBURJI, LAHORE. (Pakistan).

Cables : GENSUP

Telephone : Office 54776 Resd. 414533

Digitized by khilafat Library Rabwah

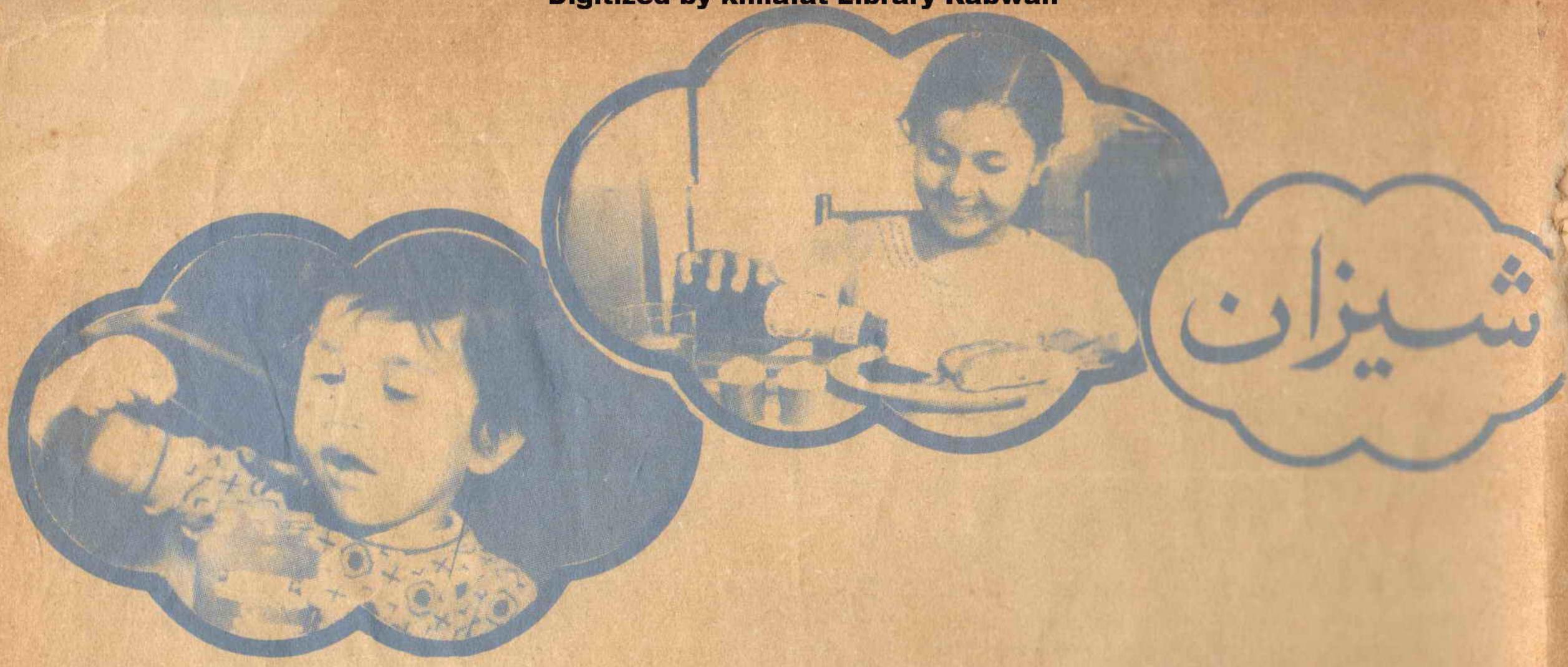

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

JUNE 1978

Regd. No. L7128

Monthly Tash-heez-ul-Azhan Rabwah

Editor, MOHAMMAD SHAFIQUE QAISAR

Digitized by khilafat Library Rabwah

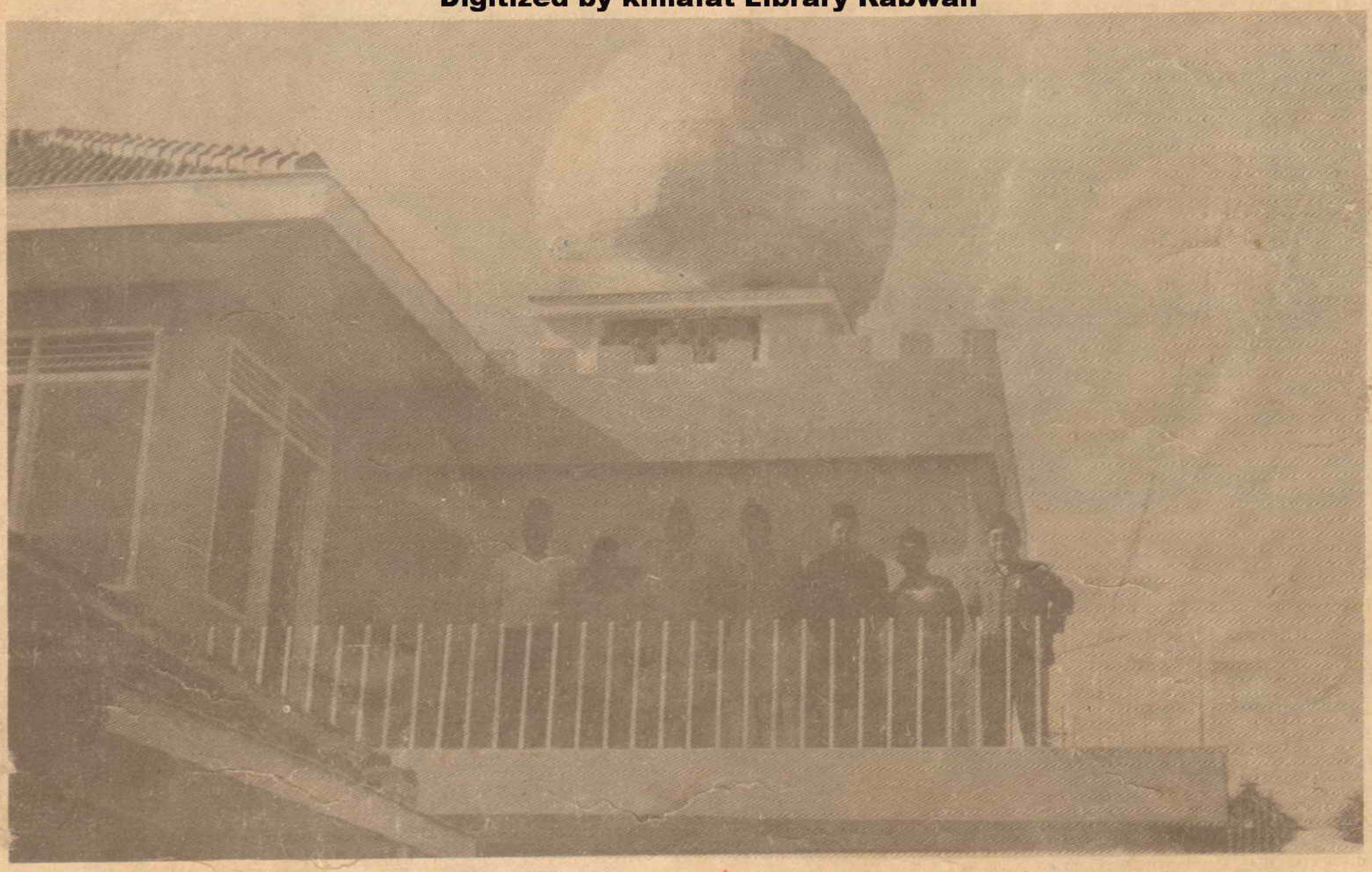

احمدیہ مسجد و مشن ہاؤس تاسک ملایا۔ انڈونیشیا کا ایک منظر۔

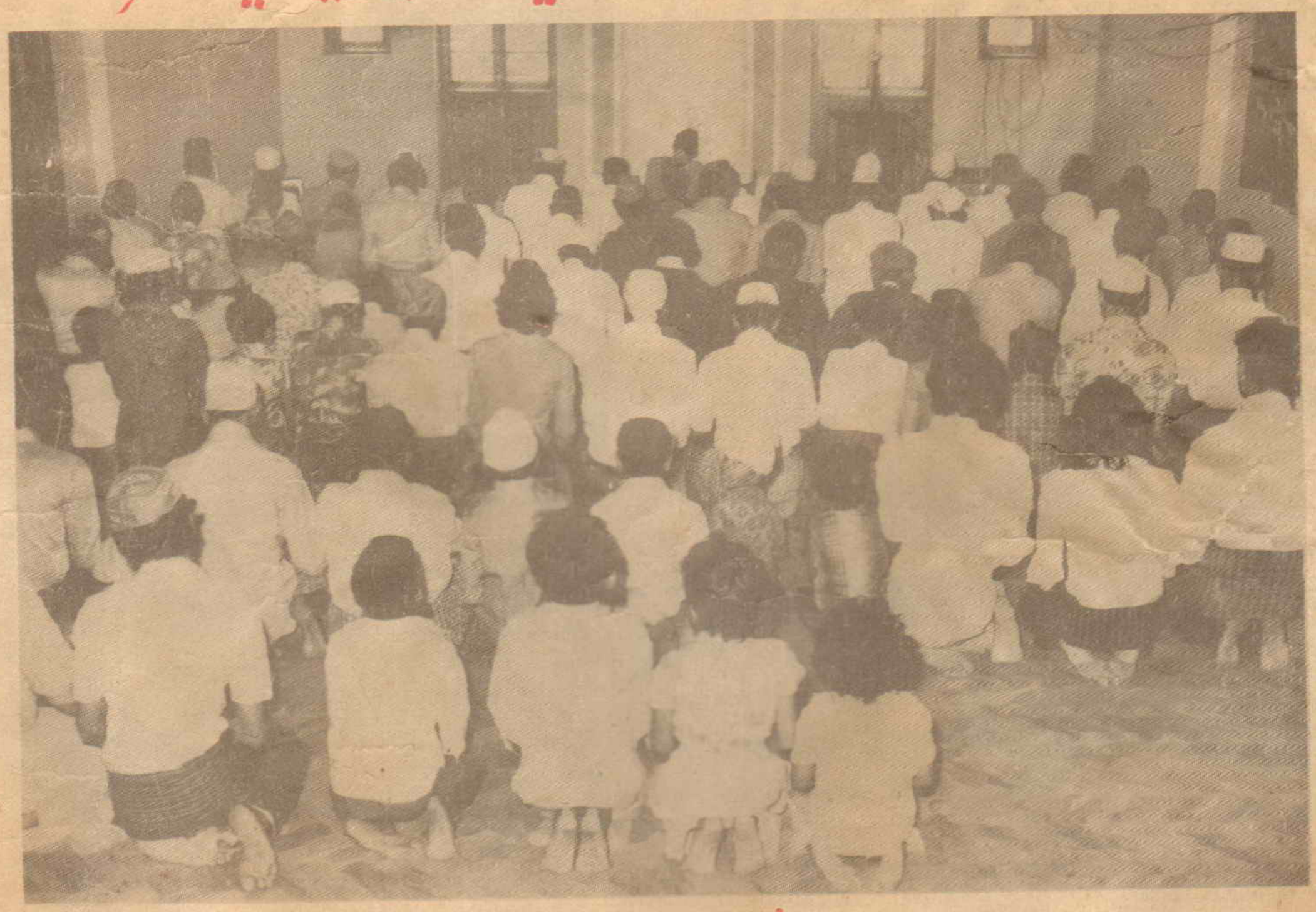

جماعت احمدیہ رنگون کے احباب محمد شفیق صاحب قیصر کی اقتداء میں مسجد احمدیہ رنگون میں نمازِ جمعہ ادا کر رہے ہیں۔